توشیحِ اسماالحسنیٰ
اللہ
القیوم
الظاہر
خورشید ناظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا اله الا الله محمد رسول الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

توشیحِ اسماء الحسنیٰ

خورشید ناظر

منظوم سیرت نگار "بلغ العُلیٰ بکمالہٖ" منظوم شرح نگار "اسماءِ الحسنیٰ"،
حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منفرد منظوم شرح "حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ"
اور وَلِلّٰہِ الحمد (حمدیہ کلام جس کے کسی لفظ پر کوئی نقطہ نہیں)

اردو مجلس ...... بہاول پور
موبائل نمبر ۰۳۰۱-۷۷۹۷۷۲۳

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	توشیح اسماءالحسنٰی
شاعر	خورشید ناظر
سرورق	ریاض حسین بھٹہ
کمپوزنگ	ریاض حسین بھٹہ
سالِ اشاعت	۲۰۱۸ء
ناشر	اردو مجلس۔ بہاول پور
طباعت	پرنٹ ایکسپریس پرنٹرز رحیم یار خاں

انتساب

اللہ کریم کی عطا کردہ صلاحیت اور خصوصی رحمت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس حمدیہ مجموعے کو نہایت انکسار و عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور پیش کر رہا ہوں جو یکتا ہیں، معبودِ برحق و بے نیاز ہیں، وہ نہ کسی کے باپ ہیں اور نہ ہی بیٹے ہیں اور اُن کا کوئی ہم سر نہیں۔

اے اللہ! میری اس محبت بھری کوشش کو قبول فرمائیے۔

خورشید ناظر

کوائف

نام	خورشید احمد
قلمی نام	خورشید ناظرؔ
والد کا نام	غلام نبی
تاریخِ پیدائش	۲ جنوری ۱۹۴۴ء
مقامِ پیدائش	بہاول پور
تعلیم	بی کام
تصانیف	۱۔ کلام فرید اور مغرب کے تنقیدی روّیے (تنقید) (صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ)
	۲۔ پانچ درسی کتب
	۳۔ ہر قدم روشنی (سفر نامۂ حج)
	۴۔ خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ (تنقید)
	۵۔ بلغ العلیٰ بکمالہٖ (منظوم سیرت پاک)
	۶۔ منظوم شرح اسماءِ الحسنٰی
	۷۔ حسنت جمیع خصالہٖ (حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منظوم شرح)
	۸۔ وللہ الحمد (غیر منقوط حمدیہ کلام)

زیرِ ترتیب کتب	نعتیہ مجموعہ اور شعری مجموعہ
شائع شدہ	۱۔ ملک کے مختلف ادبی جرائد و اخبارات میں
نگارشات	تنقیدی مضامین، تخلیقاتِ نظم و نثر
	۲۔ اخباری کالم
	۳۔ بحیثیت مرتبِ اعلیٰ ''حروف'' چار شمارے
	۴۔ مشترکہ شعری مجموعہ ''کرنیں''
سماجی خدمات	۱۔ ممبر میونسپل کارپوریشن بہاول پور (۱۹۸۸۔۱۹۹۲)
	۲۔ ممبر تعلیمی مشاورتی بورڈ ضلع بہاول پور
	۳۔ ممبر پرائس کنٹرول کمیٹی ضلع بہاول پور
	۴۔ ممبر کنزیومر کونسل ضلع بہاول پور
	۵۔ ممبر رائٹر ویلفیئر فنڈ، حکومت پنجاب، بہاول پور ڈویژن
ایوارڈ	اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی طرف سے صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ
پتا	۳۳۴۔سی سیٹلائٹ ٹاؤن بہاول پور
موبائل	۰۳۳۴۔۷۰۷۳۲۴۴

❁❁❁❁

فہرست

تاثرات

خصوصی تاثرات

☆☆☆

پہلی بات
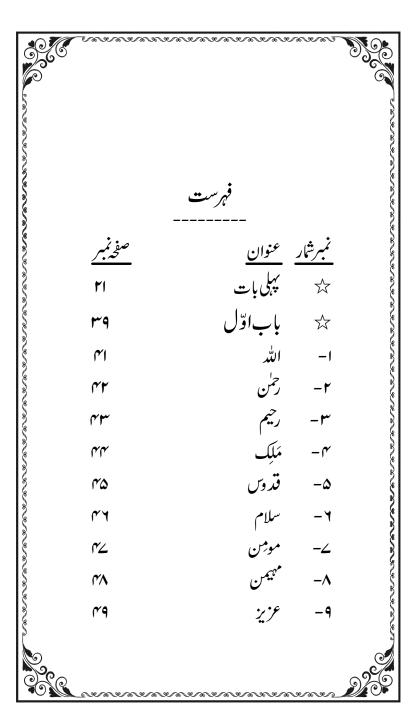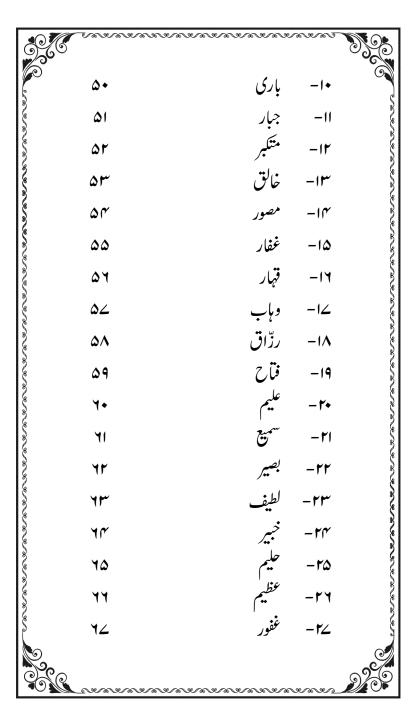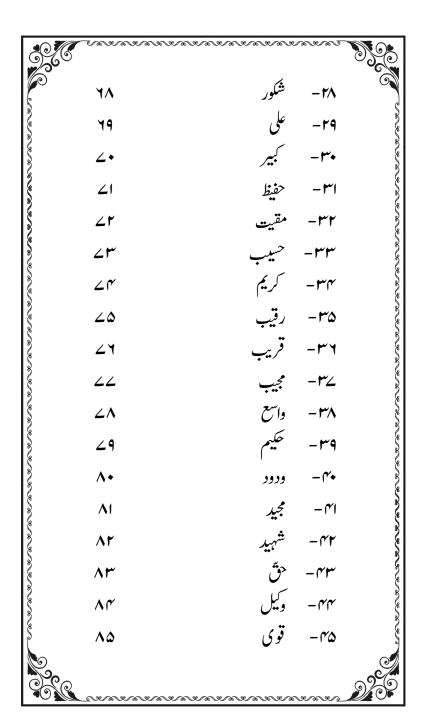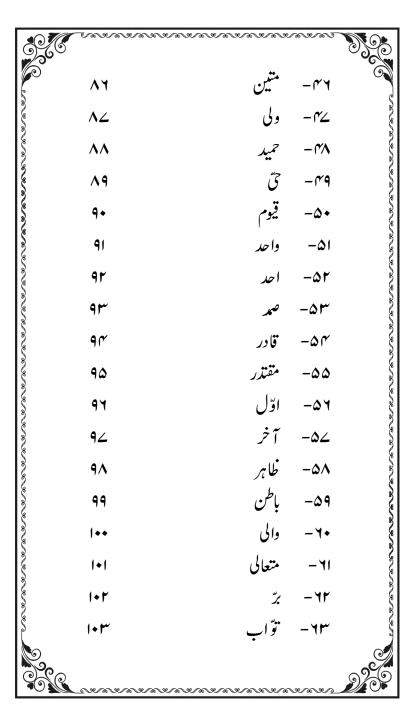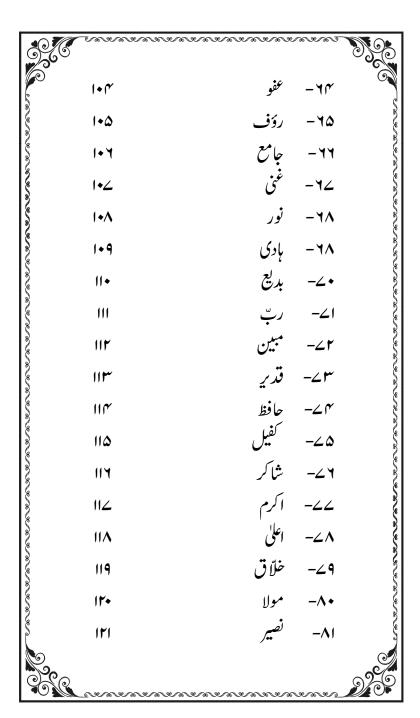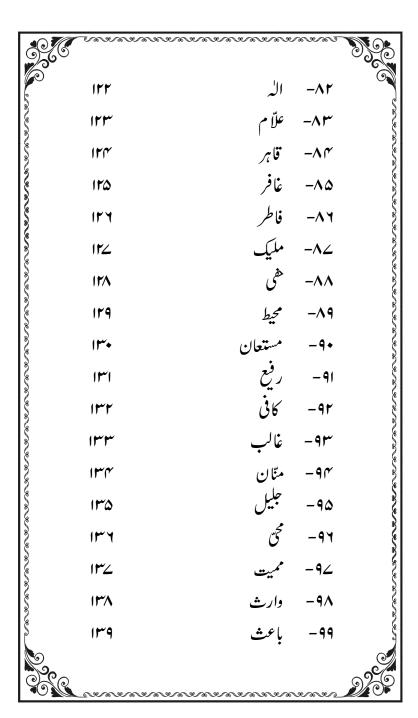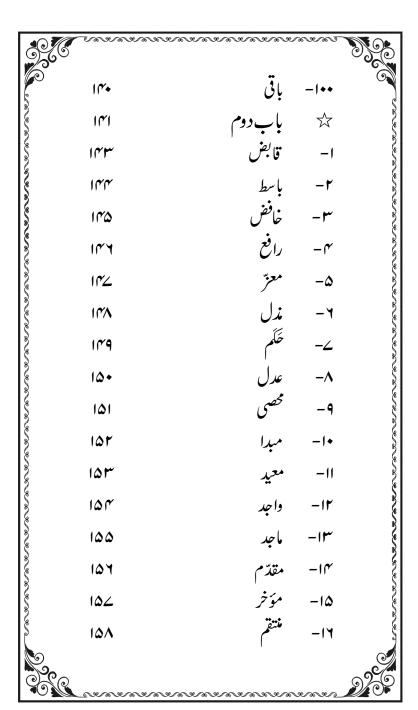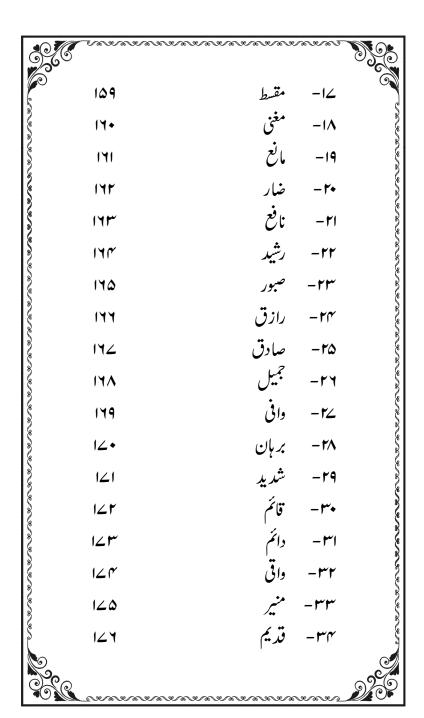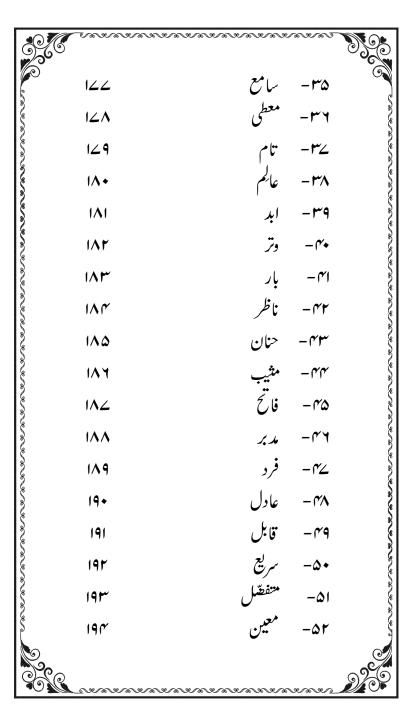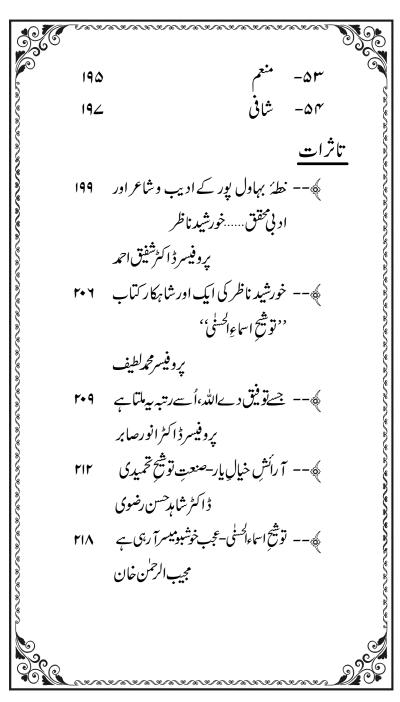
گزشتہ کئی ماہ سے مَیں انتہائی خوش گوار حیرت سے دوچار ہوں۔ اپنی کتاب ''حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ'' (نبی کریم ﷺ کے پاک ناموں کی منظوم شرح) کی تکمیل کے بعد میری خواہش تھی کہ میں کوئی نثری کام کروں۔ غور وفکر کے بعد فیصلہ کیا کہ معلوم انبیائے کرامؑ کے مختصر مگر جامع حالات پر مشتمل ایک ایسی کتاب تحریر کروں جسے اس سلسلے میں اب تک منظرِ عام پر آنے والی کتب میں ایک جداگانہ حیثیت حاصل ہو۔ اپنے اس کام کا آغاز کرتے ہوئے مَیں نے اس کا تعارفی باب بھی لکھ ڈالا۔ اس

موضوع پر میری مختصر سی لائبریری میں کافی کتب موجود ہیں۔ دستیاب کتب کے علاوہ جن کتب کی ضرورت تھی، اُن کے لیے کوشش شروع کردی۔ میرا یہ کام مذکورہ اولیں تعارفی باب کی تکمیل تک ہی پہنچا تھا کہ حسبِ سابق حاضری کا حکم عطا ہوا اور میں صرف چار روز بعد حجازِ مقدس میں حاضری کے بے مثال اعزاز سے سرفراز ہو رہا تھا۔

ماہ اپریل ۲۰۱۶ء میں واپسی ہوئی۔ پورا ارادہ تھا کہ انبیائے کرامؑ کے سلسلے میں اپنے نثری کام کو آگے بڑھاؤں گا لیکن کسی کام میں جب تک اللہ کی رضا مندی شامل نہ ہو، وہ کسی طرح بھی مکمل نہیں ہوسکتا۔ سفرِ حجازِ مقدس کے دوران میں ایک آدھ بار غیر منقوطہ شاعری کا خیال آیا۔ میں اسے اپنے لیے اللہ کریم کی خصوصی رحمت کا نام ہی دے سکتا ہوں کہ واپسی پر غیر منقوط شاعری کا نا صرف آغاز ہوا بلکہ بہت ہی مختصر عرصہ میں تاریخِ اردو ادب کی سب سے ضخیم کتاب مکمل ہوگئی جو ''وللہ الحمد'' کے نام سے شائع ہوکر اپنے قارئین کی محبتیں سمیٹنے لگی۔

''وللہ الحمد'' کے منظرِ عام پر آجانے کے بعد مَیں ایک بار پھر مذکورہ نثری کام کی طرف متوجہ ہوا اور کام میں تسلسل پیدا

کرنے کے لیے اس ذیل میں تحریر کردہ باب کو توجہ سے پڑھنے لگا۔ ورق گردانی کے دوران میں ایک غیر مرئی قوت نے مجھے ایک نئے کام کو شروع کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہوا یوں کہ مذکورہ تعارفی باب کو پڑھتے ہوئے اچانک ربِ لم یزال کے مقدس اسماء اپنی خوشبو سے میرے ذہن کو مہکانے لگے۔ مَیں نے اِن پاک ناموں کو زبان سے ادا کرنا شروع کر دیا، ابھی بیس کے لگ بھگ نام دُہرائے تھے کہ ذہن میں خیال اُبھرا، کیوں نہ ان اسمائے پاک کے حُسنِ کثیر جہات کو ایک دلکش صنعتِ شعری کے آئینے میں اُجاگر کیا جائے۔

میرے ذہن نے مجھے صنعتِ توشیح کی طرف راغب کرتے ہوئے کہا کہ اردو ادب میں بالعموم اور اردو شاعری میں بالخصوص یہ ایک منفرد کام ہوگا۔ لمحوں میں اس کام کے خدوخال واضح ہونے لگے۔ خیال آیا کہ یہ کام نظمِ معریٰ کی صورت میں کیا جائے کیونکہ اسے کسی اور ہئیت میں مکمل کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہوگا۔ اللہ پاک کے اسماء میں حروف کی تعداد کا اختلاف یقیناً ہیئت کی یکسانی میں سدِّ راہ بنے گا۔ دماغ سوچ رہا تھا اور دل ایک عجیب کیفیت سے مسرور ہو رہا تھا۔ دل نے دماغ کو راستہ

سُجھایا کہ ہر اسمِ پاک کو حروف کی تعداد کے اعتبار سے الگ انداز میں مکمل کیا جائے لیکن یہ بات یقینی بنائی جائے کہ ہر مقدس نام میں کسی نہ کسی شکل میں قوافی اور ردیف کا ممکنہ حد تک ضرور اہتمام ہو۔ دل و دماغ ایک دوسرے کو مختلف تجاویز دینے لگے جسے دماغ نے ایک فرماں بردار کارندے کی طرح اپنے دفتر میں محفوظ کرنا شروع کر دیا۔ دونوں میں جہاں اختلاف کی صورت سامنے آتی وہاں دماغ، دل کے سامنے سر جھکا دیتا اور یوں اس کام کا خاکہ دماغ میں مکمل طور پر روشن ہو گیا۔

دل و دماغ میں خاکے کو اُجاگر کرنے کے عمل میں دونوں ایک بات پر پوری طرح متفق تھے کہ اس کام کو ایک ہی بحر میں مکمل ہونا چاہئے۔ خاکہ مکمل ہوتے ہی مَیں نے قلم اُٹھایا اور اپنے پیارے اللہ کے ذاتی اسمِ پاک یعنی 'اللہ' کو خاکے کی روشنی میں صنعتِ توشیح کے آئینے میں چار مصرعے کہہ کر اُسی وقت اجاگر کر دیا۔ آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ پاک کا یہ اِسمِ مبارک چار حروف سے مکمل ہوا ہے یعنی الف، ل، ل، اور ہ...... میں نے اس اسمِ پاک کے لیے یہ چار مصرعے کہے۔

اللّٰہ

الف - اِک تری ذات سب سے اعلیٰ ہے

ل - لاشریک اور تُو ہی یکتا ہے

ل - لاکھ پردوں میں تُو چھُپے لیکن

ہ - ہر طرف تُو ہے ، تیرا جلوہ ہے

الف

+ل

+ل

+ہ

اللّٰہ

میں اس کتاب کے قارئین کی سہولت کے لیے یہ واضح کرتا چلوں کہ میں نے اللہ پاک کے ایک سو چَون (۱۵۴) اسمائے پاک سے صنعتِ توشیح کے ذریعے اپنی بے پایاں محبت کا اظہار کیا ہے۔ اس کتاب کے قارئین ہر اسمِ پاک کے لیے
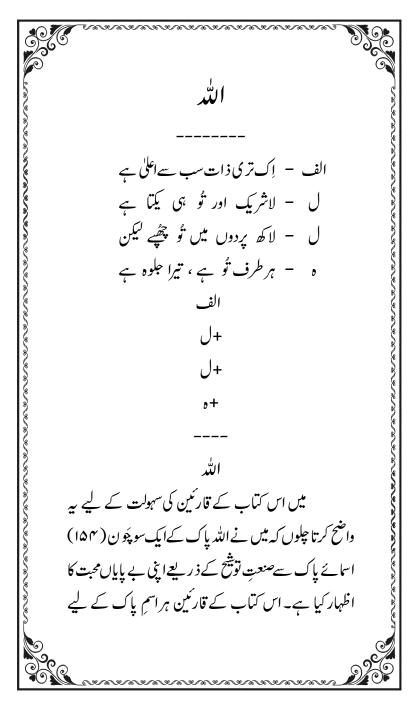
میرے کہے ہوئے مصرعوں کا جائزہ لیتے ہوئے شاید کہیں کہیں محسوس کریں کہ میں اُس اسمِ پاک کے مصرعوں کو قافیے کے دائرے میں نہیں لا سکا لیکن جب غور کیا جائے گا تو وہاں کسی نہ کسی صورت میں وہ اسمِ پاک قافیے کے حُسن کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے آپ کے دِل کو مسرور کر رہا ہوگا۔ مجھے اُمید ہے کہ شاعری کا عمدہ ذوق رکھنے والے ہر قاری کے لیے اس کتاب کی خواند میں ہئیت کی بوقلمونی فرحت اور راحت کا موجب بنے گی۔

ابتدا میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ اللہ کریم کے مختلف اسمائے پاک کی تکمیل حروف کی مختلف تعداد سے ہوتی ہے مثلاً اسمائے پاک، ''حَکَم'' تین، ''اللہ'' چار اور ''منان'' پانچ حروف سے مکمل ہوتے ہیں چنانچہ ہر اسمِ پاک کو قوافی و ردیف کے لحاظ سے مختلف ترتیب سے صنعتِ توشیح کے حُسن کا نذرانہ پیش کیا گیا ہے۔ چار حرفی اسمِ پاک کے کہیں چاروں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں، کہیں پہلا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف اور درمیانی دونوں مصرعے آزاد ہیں، کہیں دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف جبکہ پہلا اور تیسرا مصرع آزاد ہے۔

یہی صورت حال مختلف حروف سے مکمل ہونے والے

اسمائے پاک کے سلسلے میں آپ کو دکھائی دے گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے قارئین میری طرف سے پیدا کیے گئے اس تنوع کو پسند کریں گے۔

صنعتِ توشیح کا تقاضا محض اتنا ہے کہ جس اسم کو اس شعری صنعت کے آئینے میں واضح کیا جانا مطلوب ہو، اُس کے لیے ایسے مصرعے کہے جائیں جن میں شامل مصرعوں کے اوّلیں حروف وہ ہوں جنہیں مصرعوں کی ترتیب سے اگر مِلایا جائے تو ممدوح کا اسم منظرِ عام پر آئے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اس شعری صنعت کا صرف یہی تقاضا پورا نہ کروں بلکہ میرے کہے ہوئے مصرعے اُس اسمِ پاک سے اوّل تو خصوصی تعلق رکھتے ہوں اور اُس کے مفہوم کو سمجھنے میں مد ثابت ہوں اور اگر ایسا نہ ہو تو اُن مصرعوں میں اللہ کریم کی صفاتِ عظیم مذکور ہوں۔ اس طرح یہ کتاب حمدیہ موضوع پر کہی گئی شاعری کا ایک ایسا نمونہ بن گئی ہے جس میں اللہ پاک سے محبت اور اُس کی شان کا اظہار بنیادی خصوصیت کے طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین میری اس کوشش کو میری دیگر کتب کی طرح اپنی پسند سے نوازیں گے۔

یہاں یہ بات بھی عرض کرتا چلوں کہ میں کوئی مذہبی سکالر نہیں لیکن میں اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ، میں نے اپنی بساط کے مطابق ایک ایک مصرعے میں بیان کیے گئے مفہوم کی صحت پر غور کرلیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کسی صاحبِ علم کو اس میں کوئی خامی یا کمی نظر آتی ہے تو اُس کی نشان دہی پر اصلاح میری ذمہ داری ہے جس کے لیے کوئی بھی اشارہ میرے لیے مشعلِ راہ کا درجہ رکھتا ہے۔

اردو ادب میں اس صنعتِ شعری کا استعمال گو عرصہ دراز سے چلا آتا ہے لیکن یہ صنعت خال خال شعراء کے یہاں دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ صنعت وفور کے ساتھ منظر عام پر نہیں آئی اور اکثر اوقات اسے دنیاوی شخصیات کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے مثلاً سودا کے یہ اشعار:

شہ جو بیان کیجئے انصاف کا اُس کے
جو خوبی ہے دنیا میں لگے اُس کے نہ سنگ
الطاف وکرم کا جو شمار اُس کے کروں میں
عاری رہیں امواج کو کنکر بہ لبِ گنگ

انصاف یہ اب عہد میں اُس کے ہے کہ فریاد
لایا نہ لبوں تک کوئی غیر از جرس و سنگ
دیکھا نہ میں یہ حوصلہ جز اُس کے بشر کا
وسعت بھی زمانے کی حضور اُس کے ہے کچھ تنگ
لعل اس کے تئیں بخشنے کنکر سے ہیں کمتر
ہمت کا جہاں ہیچ بھلا کس کے ہے یہ ڈھنگ

ان اشعار میں سوؔدا کے ممدوح شجاع الدولہ ہیں۔ مقامِ صد شکر ہے کہ میں نے اس خوبصورت اور دلکش شعری صنعت کو اللہ کریم اور رسولِ عظیم ﷺ کے اسمائے پاک کو اُجاگر کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ میرا 'اللہ' اور میرے پیارے رسول ﷺ میری اس عاجزانہ کوشش اور دلی محبت کو قبول فرمائیں۔

یہ وضاحت بھی مناسب ہوگی کہ اس شعری صنعت کے زیرِ اثر کہے گئے اشعار میں ممدوح کے نام کو معمہ بنا دیا جاتا ہے۔ میں نے اس کتاب کے قارئین کو اس ذہنی مشق سے بچانے کے لیے ہر اسمِ پاک کو مکمل طور پر واضح کر دیا ہے تاکہ قاری کسی ذہنی مشقت کے بغیر اس کتاب کے مطالعے سے قلب و ذہن کو اللہ کریم اور رسولِ عظیم ﷺ کی محبت سے ہم کنار کر سکیں۔

اس کتاب کی تکمیل کے لیے میں نے اللہ تعالیٰ کے ایک سوچوّن (۱۵۴) اسمائے پاک پر اپنا یہ عاجزانہ کام کیا ہے۔ عام طور پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) پاک ناموں کی بات کی جاتی ہے۔ جب میں اپنی کتاب منظوم شرح اسماءِ الحسنٰی پر کام کر رہا تھا تو اُس وقت میں نے ایک سوچوّن اسمائے پاک پر کام کیا تھا اور اس تعداد کی وضاحت اپنی مذکورہ کتاب میں ''پہلی بات'' کے عنوان سے شامل تحریر میں کر دی تھی۔ ضروری ہے کہ میں اس کتاب کا وہ حصہ جو اسماءِ الحسنٰی کی تعداد کی وضاحت میں تحریر کیا گیا تھا، اُسے ہو بہو یہاں درج کر دوں تا کہ ہر قاری اس کے پس منظر سے واقف ہو جائے۔

''اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کے لیے شعر کہنے سے پہلے میں نے اس سلسلے میں قرآن پاک، احادیث، مختلف کتب، مضامین اور اسماءِ الحسنٰی سے متعلق جو مواد دستیاب ہو سکا، اُس کا مطالعہ کیا۔ کتب میں مکتبہ اسلامیہ لاہور کی شائع کردہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی کتاب معارف الاسمٰی شرح اسماءِ الحسنٰی، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کی شائع کردہ اصغر علی روحی کی کتاب شرح اسماءِ الحسنٰی جس میں خواص واسرارِ اسماءِ الحسنٰی مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے تحریر کیے ہیں اور دعوۃ

اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی شائع کردہ محمد الغزالی کی کتاب اسماءِ الحسنٰی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

مختلف احادیث کے حوالے سے یہ بات ہم سب کے علم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جن کی تصدیق احادیث کی مختلف کتابوں سے ہوتی ہے۔ ان کتابوں میں صحیح مسلم، صحیح بخاری، جامع ترمذی اور ابنِ ماجہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان کتب میں شامل متعلقہ احادیث سے واضح ہے کہ جس نے ان پاک ناموں کو یاد کیا، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کا مستحق سمجھتا ہے۔ ان ننانوے ناموں کی ترتیب میں فرق کی صورتِ حال بھی سامنے آئی اور بعض روایات کے مطابق کچھ اور نام بھی منظرِ عام پر آئے۔ میں نے زیرِ نظر کام کی ترتیب کے سلسلے میں قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی کتاب کی پیروی کی ہے جنہوں نے اسماءِ الحسنٰی کی تشریح کے لیے اپنی کتاب کے پہلے باب میں اللہ تعالیٰ کے ننانونے ناموں پر بات کی ہے جبکہ دوسرے باب میں وہ نام شامل کیے ہیں جنھیں اکثر ائمہ نے مستخرج از قرآنِ مجید تحریر فرمایا ہے۔''

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے اپنی مذکورہ بالا کتاب میں ایک سو چوّن اسمائے پاک کو شامل کیا ہے۔ میں نے

انہی اسمائے پاک ہی کی منظوم شرح کی اور اب صنعتِ توشیح کے ذریعے ان کی کئی جہتوں کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی محبت سے مہکتا ہوا دل رکھنے والے ہر قاری کے لیے یہ اطلاع خوشی کا موجب بنے گی کہ میں اپنے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے اسمائے پاک کے سلسلے میں اسی نوعیت کا کام مکمل کر چکا ہوں۔ اس کام کو ابھی نظرِ ثانی کے مرحلے سے گزرنا ہے۔ اُمید کرتا ہوں کہ اس کتاب کے بعد آپ ﷺ کے اسماء پر ہونے والے کام کو قارئین تک پہنچانے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

زیرِ نظر کتاب کی تکمیل میں اسمائے پاک کی تعداد کے لیے میری اپنی کتاب ''منظوم شرح اسماءِ الحسنیٰ'' میرے سامنے رہی اور اس کام کے لیے میرا وہی مطالعہ میرے کام آیا جو میرے اللہ اور پیارے رسول ﷺ نے خیرات کی شکل میں میرے ذہن کو عطا کر رکھا ہے۔ میں اللہ کریم اور رسولِ عظیم ﷺ کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ اس مرحلے پر، میں ہمیشہ کی طرح آج بھی یہی دُعا کر رہا ہوں کہ اے اللہ، اے میرے پیارے رسول ﷺ! مجھے اپنی بے مثال محبت کا ہمیشہ اسیر رکھیں۔ میں اس اسیری پر اپنی ہر آزادی کو نچھاور کرنے کو عین عبادت سمجھتا ہوں۔ آپ نے مجھے

جو کچھ عطا کیا ہے، میں اس میں بے حد اضافے کی درخواست کرتا چلا آیا ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں سر بسر مراحم، انعمِ کثیر اور آپ کی محبت کی بے مثال خوشبو سے مہکتے ہوئے اس راستے پر تا دمِ مرگ چلتا رہوں۔ مجھے افکار کی رعنائی اور توانائی عطا فرمایئے تاکہ مجھے ایک لمحے کے لیے بھی کسی تھکن کا احساس نہ ہو۔(آمین)

میں اس دُعا میں ربِّ قدیر کی خدمت میں اُن لوگوں کے لیے اجرِ کثیر کی درخواست شامل کر رہا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے کی ذمہ داری نہ صرف خوش دلی کے ساتھ قبول کی بلکہ اُسے اپنے لیے خوش نصیبی بھی قرار دیا۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ کریم انھیں مزید خوشحالی سے نوازیں اور دنیا اور آخرت کی ہر آسانی سے سرفراز فرمائیں۔(آمین)

اس کتاب کے نام کے سلسلے میں مَیں شش و پنج کا شکار رہا۔ میں سمجھتا تھا کہ عام قاری شاید لفظ ''توشیح'' کے معنی ہی نہ جانتا ہو لیکن مجبوری یہ بھی تھی کہ نام میں اس لفظ کے استعمال کے بغیر کتاب کا نام کسی طور پر مکمل یا موزوں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسی باعث میں نے اس کتاب کا نام ''توشیحِ اسماءِ الحسنٰی رکھا ہے۔ میرے عالم فاضل دوستوں نے اس نام کو موزوں ترین

قرار دیا ہے۔

قارئین کی سہولت کے لیے یہ بتا تا چلوں کہ ''توشیح'' کے دو معنی ہیں۔ اوّل 'گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا' اور دوم 'آرائش'۔ میں نے اس کتاب کے ذریعے چوں کہ اللہ پاک کے اسمائے جلیل و حسین ترین کی، جو پہلے ہی بے حد خوبصورت ہیں، ان چند مصرعوں سے آرائش کی عاجزانہ کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی محبت کا نذرانہ پیش کیا ہے، اس لیے میرے نزدیک اس کا یہی نام مناسب ہے۔

میں کئی لحاظ سے خود کو ایک خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ جب میں اپنی کسی کتاب پر کام شروع کرتا ہوں تو مجھے حب اللہ اور حبِ رسول ﷺ کی نعمت سے سرشار لوگوں کا وافر تعاون حاصل رہتا ہے۔ مجھے لا تعداد اہلِ علم اور اہلِ دل لوگوں سے خصوصی توجہ ملتی ہے۔ ''توشیح اسماءِ الحسنیٰ'' کے سلسلے میں بھی مجھے یہ خصوصی توجہ حاصل رہی۔

میں اپنے محترم بھائی سید محمد نسیم جعفری صاحب، دوست زادے سید سعد جعفری اور اپنے بیٹے پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا خصوصی تعاون مجھے قدم قدم پر حاصل رہا۔ اللہ کریم انھیں اجرِ کثیر سے نوازیں۔ آمین۔

مجھے اپنے اُن عالم، فاضل اور اپنے اپنے میدانِ عمل میں کامل اہلِ قلم حضرات کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جنھوں نے اس کتاب کے مسودّے کو پڑھا اور پھر اپنی رائے سے مجھے نوازا۔ میرے ان محسنوں میں پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد صاحب، پروفیسر محمد لطیف صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد انور صابر صاحب، پروفیسر ڈاکٹر شاہد حسن رضوی صاحب، مجیب الرحمٰن خان صاحب، جناب زاہد علی خان صاحب، پروفیسر ڈاکٹر آفتاب حسین گیلانی صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی صاحب کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ان نامور اہلِ قلم حضرات کی آراء اُن کی اللہ پاک سے محبت کا بیّن ثبوت ہے۔ میں اُن کی اُس محبت کا بھی اعتراف کرتا ہوں جس کا انھوں نے مجھ سے ہر قدم پر اظہار فرمایا۔

میں حسبِ سابق اُن سب حضرات کے لیے دُعا گو رہوں گا۔ میری دعا ہے، ربّ ِقدیر انھیں رحم، کرم اور عطائے احساناتِ عظیم سے ہمیشہ سرفراز رکھیں۔ میں جناب ریاض حسین بھٹہ صاحب کے لیے بھی سراپا سپاس ہوں جنھوں نے کمپوزنگ اور کتاب کی آرائش و زیبائش میں مجھ سے بڑھ کر اپنی دلچسپی کا عملی مظاہرہ فرمایا۔ میں پروفیسر رئیس نذیر احمد کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کتاب کے ٹائٹل پر موجود الفاظ

کی کتابت کر کے کتاب کے حُسن میں اضافہ کیا۔ اے اللہ! آپ میرے ان سبھی محسنوں کو اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے سدا سرفراز رکھیں۔ آمین

جناب سید محمد نسیم جعفری صاحب اور میرا رشتہ سدا سے بھائیوں جیسا رہا ہے۔ انھوں نے ''توشیح اسماء الحسنٰی'' کے سلسلے میں اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، میں انھیں احترام کے ساتھ اس کتاب میں شامل کر رہا ہوں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھ سے اُن کی محبت ہمیشہ بے مثال رہی ہے جسے میں اپنے لیے ایک لاجواب اثاثہ تصور کرتا ہوں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ کریم انھیں اور اُن کے سبھی پیاروں کو اپنی خصوصی نوازشوں سے شاداب و سرشار رکھیں۔ آمین

میں جب اپنے چھوٹے سے گھر کے اُس چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا جہاں میری ہر طرف کتابیں ہی کتابیں ہیں اور جو مجھے لکھنے پڑھنے کے لیے میری پسندیدہ فضا مہیا کرتا ہے، اپنے کام میں مگن ہوتا ہوں تو مجھے میرے سبھی پیاروں کا مکمل تعاون حاصل رہتا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے والدِ گرامی اور والدہ محترمہ میرے لیے بالکل اُسی طرح دُعا فرما ہیں جیسے وہ مجھے اپنی زندگی میں اپنی دعاؤں سے سرفراز کیا کرتی

تھیں۔ میرے کان اُن دعاؤں کی آواز، میرا ذہن اُن کی خوشبو کے احساس اور میرا دل اُس محبت سے اسی طرح نہال ہوتا ہے جس طرح میں اُن کی زندگی میں ہوا کرتا تھا۔ اے اللہ کریم! میں اپنے والدین کے لیے مکمل بخشش اور عطائے جنت الفردوس کی استدعا کرتا ہوں۔ میری عرضی کو قبول و منظور فرماتے ہوئے انھیں آخرت کی ہر سربلندی عطا فرمائیں۔ آمین۔ میں اپنے حق میں ہر دعا کرنے والے شخص کے لیے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ کریم اُسے دنیا و آخرت میں آسودگی عطا فرمائیں۔ آمین۔

میرے اہلِ خانہ نے حسبِ سابق مجھے اپنے تعاون کی خوشی سے مالا مال رکھا۔ میرے اس کام کے دوران میں مجھے کسی کمی سے دوچار نہیں ہونے دیا اور وہ ماحول مہیا کیا جو ایسے کاموں کی تکمیل کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ میں اپنی اہلیہ زینب خورشید، اپنے بیٹوں ملک ندیم نبی، ملک نعیم نبی، ملک فہیم نبی، پسرِ خواندہ شکیل نبی، اپنی بہوؤں سلمیٰ ندیم، شمشاد نعیم اور مدیحہ فہیم، اپنے پوتے وجاہت ندیم، اپنی پوتیوں فائقہ ندیم، عائشہ خورشید، عمیرہ خورشید اور سیرت خورشید کا اُن کے تعاون کے لیے شکر گزار ہوں۔

اپنی گزارشات ختم کرنے سے پہلے میں اس کتاب

کے سبھی قارئین سے استدعا کر رہا ہوں کہ اگر انہیں اس کتاب میں کوئی خامی نظر آتی ہے تو وہ مجھے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اُس خامی کو رفع کیا جا سکے۔

محترم قارئین ! آپ سے نہایت انکسار کے ساتھ درخواست کر رہا ہوں کہ آپ مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے اپنی اور اپنے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی محبت سے ہمیشہ سرشار رکھیں اور میرا دل سدا اپنے ذکرِ ارفع سے روشن اور مہکائے رکھیں۔ اللہ کریم میرے اس نذرانۂ عقیدت کو قبول فرمائیں اور اسے میرے لیے توشۂ آخرت کا درجہ عطا فرمائیں۔ آمین

خیراندیش

خورشید ناظر

۳۳۴-سی سیٹلائٹ ٹاؤن، بہاولپور

موبائل: ۰۳۳۴-۷۰۷۳۲۴۴

بابِ اوّل

۱- اللہ

الف - اِک تری ذات سب سے اعلیٰ ہے

ل - لاشریک اور تُو ہی یکتا ہے

ل - لاکھ پردوں میں تُو چھُپے لیکن

ہ - ہر طرف تُو ہے ، تیرا جلوہ ہے

الف
+ل
+ل
+ہ

اللہ

۲- رحمٰن

ر - رحم کرتا ہے وہ کہ رحماں ہے

ح - حمد والا ہے ، شاہِ شاہاں ہے

م - مالک مُلک و مال ہے وہ ہی

الف - اعلیٰ سب سے سدا ہے ذات اُس کی

ن - نام پہ اس کے جان قرباں ہے

ر
+ح
+م
+الف
+ن

رحمٰن

۳- رحیم

ر - رحمتیں اُس کی عام ہیں ہر سُو

ح - حمد سے اُس کی مہکا ہے ہر کُو

ی - یاد میں اُس کی دل دھڑکتا ہے

م - مہر کی اُس کی ہر طرف خوش بُو

ر
+ح
+ی
+م

رحیم

۴- مَلِک

م - میرا مالک ، مَلِک ، مِرا محصی

ل - لازوال و قدیم ذات اُس کی

ک - کام اُس کا سدا ہواداری

م

+ل

+ ک

مَلِک

۵- قدوس

ق - قائم و دائم و دوامی وہ
د - دل کی دھڑکن میں وہ سمایا ہے
د - در کُھلا ہر گھڑی اُسی کا ہے
و - واحد و بے مثال و یکتا ہے
س - سب کا مالک ہے، سب کا مولا ہے

ق
+د
+د
+و
+س

قدوس

٦- سلام

س - سب سے پاکیزہ ذات اللہ کی

ل - لائقِ حمد اُس کی صناعی

الف - اُس کی مخلوق سب ، وہی خالق

م - مالکِ لازوال ہے وہ ہی

س

+ل

+الف

+م

سلام

۷۔ مومِن

م - موت اور زندگی کا وہ حاکم

و - واقعی ہر عمل کا وہ عالِم

م - مرتبہ اُس کا سب سے ہے اعلیٰ

ن - نام اللہ ہے اُس کا ، وہ راحم

م
+و
+م
+ن

مومن

۸- مہیمن

م - میری ہر سانس کا وہ رکھوالا

ہ - ہے جہاں میں کوئی کہاں اُس سا

ی - یہ اُسی کا کرم ہے ورنہ ہم

م - مبتلائے اَلم ہی رہتے سدا

ن - ناروا ہے خدا سے کوئی گِلا

م
+ہ
+ی
+م
+ن

مہیمن

۹- عزیز

ع - عزت و اقتدار میں یکتا

ز - زر ترا ، ذرہ ذرہ ہے تیرا

ی - یکتا ہر وصف میں ہے تُو مولا

ز - زرد موسم میں سب کا تُو ماوا

ع
+ز
+ی
+ز

عزیز

۱۰- باری

ب - باعثِ زیست تُو ہی ہَے مولا

الف - اِک تُو ہی سب کو کرتا ہے پیدا

ر - رات، دن، آسماں، زمیں، ہر شے

ی - یہ جہاں تیرا، تو مَلِک اس کا

ب
+الف
+ر
+ی

باری

۱۱- جبار

ج - جو بھی شے ہے یہاں، وہ ہے تیری

ب - بادشاہ ہے ، جہاں کا تُو والی

ب - بے بہا علم کا ہے تُو مالک

الف - اِک الگ شان سب سے ہے تیری

ر - رات دن حمد تیری ہے جاری

ج
+ب
+ب
+الف
+ر

جبار

۱۲- متکبر

م - مقتدر ہے جہاں میں تیری ذات

ت - تجھ کو زیبا ہے کبر کی ہر بات

ک - کل کا اور آج کا ہے تُو مالک

ب - بادشاہی میں تیری دن اور رات

ب - بخششیں تیرے رحم کا پرتَو

ر - رحمتِ کل سدا سے تیری ذات

م
+ت
+ک
+ب
+ب
+ر

متکبر

۱۳- خالق

خ - خاص ہوں یا کہ عام، سب تیرے

الف - اِک تری ذات ہی بڑی سب سے

ل - لائقِ سجدہ ذات ہے تیری

ق - قصہ تیرا ہی ہونٹوں پر سب کے

خ
+الف
+ل
+ق

خالق

۱۴- مصور

م - مہرباں تیری ذاتِ عالی ہے

ص - صورتوں کا ہے تو ہی صورت گر

و - واحد و یکتا ہر عمل تیرا

و - وافی ہے تُو ، کُھلا ہے تیرا در

ر - رہ نما تُو ہے ، تُو ہی ہے داور

م
+ص
+و
+و
+ر

مصور

۱۵- غفار

غ - غم کے ماروں کا تُو مداوا ہے

ف - فیض کا تیرے سب پہ سایہ ہے

ف - فضل میں تُو ہر اِک سے اعلیٰ ہے

الف - ابر تیرے کرم کا چھایا ہے

ر - رحمتوں میں سدا تُو یکتا ہے

غ
+ف
+ف
+الف
+ر

غفار

۱۶- قہار

ق - قہر تیرا اگر نہ ہو مولا

ہ - ہر طرف شر ، فساد ہو برپا

ہ - ہو یہاں موت کا کڑا پہرہ

الف - اِک تری برتری کے باعث ہی

ر - راحتوں کا رواں ہے اِک دریا

ق
+ہ
+ہ
+الف
+ر

قہار

۱۷- وہاب

و - والئ ملک تُو ، سراسر نور

ہ - ہر طرف تیری رحمتوں کا وفور

ہ - ہر طرف تیری بخششوں کا ظہور

الف - اَمر تیرے کے تحت کلی امور

ب - بخششوں سے تری جہاں معمور

و
+ہ
+ہ
+الف
+ب

وہاب

۱۸- رزّاق

ر - راحت و رزق سب عطا تیری

ز - زاہد و عاصی سب ترے بندے

ز - زنگی ، خوش رو ، چرند اور پرند

الف - اِک ترے در سے رزق ہیں لیتے

ق - قاع و قریہ ، شجر ، حجر تیرے

ر
+ز
+ز
+الف
+ق

رزاق

۱۹- فتاح

ف - فیض تیرا ، کرم ترا ہر سُو

ت - تیری رحمت ، تری عطا ہر سُو

ت - تُو ہی ہے سب سے اعلیٰ اور برتر

الف - اِک تری ذات رحم کا مصدر

ح - حِلم تیرا رواں دواں ہر سُو

ف
+ت
+ت
+الف
+ح

فتاح

۲۰- علیم

ع - علم تیرا ہر اِک سے اعلیٰ ہے

ل - لامکاں تیری ذات ہے مولا

ی - یہ ترے عِلم کا کرشمہ ہے

م - مکتفی علم ہے فقط تیرا

ع

+ل

+ی

+م

علیم

۲۱- سمیع

س - سب سے اعلیٰ تری سماعت ہے

م - معتبر سب سے بات ہے تیری

ی - یکتا تیرا ہر اِک عمل مولا

ع - عیب سے پاک ذات ہے تیری

س
+م
+ی
+ع

سمیع

۲۲- بصیر

ب - بے بہا علم والا تُو اللہ

ص - صاحبِ قوتِ بصر ایسا

ی - یہ کمال اِک ترا کہ تُو ہی فقط

ر - رات دن دیکھتا ہے ہر لمحہ

ب
+ص
+ع
+ر

بصیر

۲۳- لطیف

ل - لازوال اور بے مثال ہے وہ

ط - طاہر و لطف والی اُس کی ذات

ی - یہ کرشمہ فقط اُسی کا ہے

ف - فضل سے پُر ہے اُس کی ہر اِک بات

ل
+ط
+ی
+ف

لطیف

۲۴- خبیر

خ - خیر وہ ، ہر خبر کا مالک وہ

ب - بے شبہ ہر خبر اُسے حاصل

ی - یہ اُسی کا کمال کہ اُس کا

ر - ربط قائم ہر اِک سے ہے کامل

خ
+ب
+ی
+ر

خبیر

۲۵- حلیم

ح - حافظ اللہ ، حلیم ہے اللہ

ل - لاتعلق نہیں کسی سے وہ

ی - یاد اُس کو کرے جو ہر لمحہ

م - مہرباں خود پہ اُس کو پائے وہ

ح
+ل
+ی
+م

حلیم

٢٦- عظیم

ع - علم اُس کا فزوں ہر اِک سے ہے

ظ - ظاہر و باطن و رحیم و کریم

ی - یہ جہاں ، وہ جہاں اُسی کا ہے

م - مالکِ مُلک وہ ہے سب سے عظیم

ع

+ظ

+ی

+م

عظیم

۲۷- غفور

غ - غفر والا ہے وہ ، غفور ہے وہ

ف - فیض والا ، رحیم ہے اللہ

و - وہ ہی مالک ہے سارے عالم کا

ر - رات دن اُس کے ، اُس کا ہر لمحہ

غ
+ ف
+ و
+ ر

غفور

۲۸- شکور

ش - شکر تیرا ادا کرے عالَم

ک - کون تجھ سے بڑا شکور ، اللہ

و - واحد و یکتا ہر عمل میں تُو

ر - رحم والا ہے ، تُو غفور اللہ

ش

+ ک

+ و

+ ر

شکور

۲۹- علی

ع - علم والا ہے تُو ، علو والا

ل - لازوال اور بے مثال ہے تُو

ی - یکتا ہے تُو ، ہر اِک سے تُو بالا

ع
+ل
+ی

علی

۳۰- کبیر

ک - کون تجھ سا ہوا ہے اے اللہ

ب - برتری ، کبر اور بزرگی میں

ی - یاوری ، فضل اور کلانی میں

ر - رہبر و راعی ، منعمِ یکتا

ک
\+ ب
\+ ی
\+ ر

کبیر

۳۱- حفیظ

ح - حدّ تیرے کرم کی کوئی نہیں

ف - فیض تیرا سدا سے ہے جاری

ی - یہ ترا لُطف کہ تُو حافظ ہے

ظ - ظاہراً باطناً ہے تُو حاوی

ح
+ف
+ی
+ظ

حفیظ

۳۲- مقیت

م - محرمِ راز ، مہر والا ہے

ق - قلب کو تُو توانا رکھتا ہے

ی - یہ ترا ہے کرم کہ ہر اِک کو

ت - تیری طاقت کا ہی سہارا ہے

م

+ق

+ی

+ت

مقیت

۳۴- حسیب

ح - حد سے بڑھ کر ہے تیری ہر طاقت

س - سارے عالم کی ساری چیزوں کو

ی - یاد رکھتا ہے ، تُو ہی گنتا ہے

ب - بے شبہ منفرد تری قدرت

ح
+س
+ی
+ب

حسیب

۳۴- کریم

ک - کرتا ہے تُو کرم ، کریم ہے تُو

ر - رحم کرتا ہے تُو ، رحیم ہے تُو

ی - یارگی ، یاوری تری یکتا

م - میرے مولا سدا عظیم ہے تُو

ک

+ر

+ی

+م

کریم

۳۵- رقیب

ر - رات دن تیری حمد ہے جاری
ق - قائم و دائم و رقیب ہے تُو
ی - یار ہے اور حفیظ تُو مولا
ب - بے شبہ تیرا ہے کرم ہر سُو

ر
+ق
+ی
+ب

رقیب

٣٦- قریب

ق - قرب تیرا جسے ہوا حاصل
ر - راحتیں عظمتیں ملیں اُس کو
ی - یاد تیری میں منہمک ہے جو
ب - بادشاہی میں وہ ہوا کامل

ق
+ر
+ی
+ب

قریب

۳۷- مجیب

م - مرتبے میں وہ برتر و بالا

ج - جب بھی دل سے کیا ہے اُس کو یاد

ی - یاس سے ہوگیا ہے دل آزاد

ب - بے شبہ اُس نے رحم فرمایا

م
+ج
+ی
+ب

مجیب

۳۸- واسع

و - وسعتِ بے مثال والا تُو

ا - اور اندھیرے میں ہے اُجالا تُو

س - سب پہ کرتا ہے تُو کرم ہر دم

ع - عدل میں ، گر میں سب سے بالا تُو

و
+ ا
+س
+ع

واسع

۳۹- حکیم

ح - حکمتیں اُس کی بے شبہ اعلیٰ
ک - کون عالَم میں ہے ہوا اُس سا
ی - یہ کرم اُس کا کہ زمانے میں
م - ملتا ہر اِک کو رزق ہے اُس کا

ح
+ ک
+ ی
+ م

حکیم

۴۰- ودود

و - وُدّ اور اُنس میں تُو بڑھ کر ہے

د - داد کا تُو عجب سمندر ہے

و - وافر اِک اِک پہ تیرا رحم و کرم

د - دائم احساں ترا ہر اِک پر ہے

و

+د

+و

+د

ودود

۴۱- مجید

م - مجد والا ہے ، حمد والا ہے

ج - جاوداں صرف لطف تیرا ہے

ی - یہ تری برتری ہے مولا کریم

د - دائماً رزق تُو ہی دیتا ہے

م
+ج
+ی
+د

مجید

۴۲- شہید

ش - شاہد و حاضر اور ناظر تُو

ہ - ہے ہر اِک شے پہ صرف تیری نظر

ی - یکتا ہر کام ہے ترا مولا

د - دائماً کارگر ہے تیرا گُر

ش

+ہ

+ی

+د

شہید

۴۳- حقّ

ح - حاکمِ کائنات تیری ذات

ق - قاعدے تیرے سچ پہ ہیں مبنی

ق - قائم اِک حق پہ تیری ہر اِک بات

ح
+ق
+ق

حقّ

۴۴- وکیل

و - واحد اللہ کی ذات سب کی وکیل

ک - کارسازی میں اُس کا ثانی کہاں

ی - یارگی اُس کی کارگر ہے سدا

ل - لامکاں ہے پر اُس کے سارے مکاں

وُ
+ ک
+ ی
+ ل

وکیل

۴۵- قوی

ق - قوتِ بے مثال والا تُو

و - وارث اِک تُو ہے سب ضعیفوں کا

ی - یکتا ہر گُر میں اور بالا تُو

ق

+و

+ی

قوی

۴۶- متین

م - مستقل اور تُو ہے لافانی

ت - تجھ سی طاقت نہیں کسی کے پاس

ی - یاس میں تیری ذات ہی کی آس

ن - نالہ سننے میں تُو ہے لاثانی

م

+ت

+ی

+ن

متین

۴۷- ولی

و - والیٔ ملک و مال ہے اللہ

ل - لامکاں ، لازوال ہے اللہ

ی - یاوری میں کمال ہے اللہ

وُ
+ل
+ی

ولی

۴۸- حمید

ح - حمد والا ہے ، مجد والا ہے

م - مہرباں کون کوئی اُس سا ہے

ی - یاد اُس کی کرے عطا شاہی

د - داد میں وہ ہی سب سے اعلیٰ ہے

ح
+م
+ی
+د

حمید

۴۹- حیّ

ح - حق تو یہ ہے کہ تُو ہی دائم ہے

ی - جاوداں صرف لطف تیرا ہے

ی - یہ بھی حق ہے کہ تُو ہی قائم ہے

ح

+ی

+ی

حیّ

۵۰- قیوم

ق - قاضی ، قیوم ، قائم و قاہر
ی - یہ تری ذات ہی کی قدرت ہے
ی - یکساں جاری تری حکومت ہے
و - واعی ہے تُو ، یہ تیری رحمت ہے
م - مثل تیری کہاں کوئی ماہر

ق
+ی
+ی
+و
+م

قیوم

۵۱- واحد

و - وہ ہے بے مثل ، وہ ہی یکتا ہے

ا - ایک ہے وہ ، سدا اکیلا ہے

ح - حد سے بڑھ کر ہے عالم و ارحم

د - داور و راعی کون اُس سا ہے

و
+الف
+ح
+د

واحد

۵۲- احد

الف - اللہ واحد ہے اور احد ہے وہ

ح - حمد والا ہے ، شان والا ہے

د - داد بے مثل اُس کی ، یکتا ہے

الف
+ح
+د

احد

۵۳- صمد

ص - صاحبِ اختیار ہے اللہ

م - مالکِ مُلک و مال ہے وہ ہی

د - دائماً در ہے وا فقط اُس کا

ص

+م

+د

صمد

۵۴- قادر

ق - قاسمِ رزق ہے ، وہ مُنعِم ہے

الف - اپنے وعدوں پہ وہ ہی قائم ہے

د - داد خواہی کو جو بھی آتا ہے

ر - راعی ہے، اُس کی ذات راحم ہے

ق

+الف

+د

+ر

قادر

۵۵- مقتدر

م - مضمحل کو قوی وہ کر ڈالے

ق - قادرِ کُل سدا سے اللہ ہے

ت - تاج داروں کو وہ گدا کر دے

د - دعویٰ اُس کا ہر ایک سچا ہے

ر - رب ہے، کُل اقتدار اُس کا ہے

م
+ق
+ت
+د
+ر

مقتدر

۵٦- اوّل

الف - اصل میں اُس کی ذات عالی ہے

و - وہ نہ ہو تو یہ دنیا خالی ہے

و - واحد اُس کی ہی ذات ہے ایسی

ل - لا شریک اور سب کی والی ہے

الف

+و

+و

+ل

اوّل

۵۷- آخر

آ - آج ، کل ، آنے والا کل تیرا

خ - ختم سب ہوں گے، تُو رہے گا سدا

ر - رافت و راستی میں تُو یکتا

آ
+خ
+ر

آخر

۵۸- ظاہر

ظ - ظلم سے دُور تیری ذاتِ عظیم

الف - امر احساں ترا کہ تو ہے کریم

ہ - ہر جگہ تیری ذات ہے موجود

ر - ربِّ کل کائنات ، تُو ہے رحیم

ظ

+الف

+ہ

+ر

ظاہر

۵۹- باطن

ب - بے بہا علم والا ہے اللہ

الف - اُس کا گھر مومنوں کا دل ہے سدا

ط - طور، قدرت، کمال، سارے امور

ن - نزہت و اوج کا ہیں آئینہ

ب
+الف
+ط
+ن

باطن

۶۰- والی

و - وعدے جو جو کیے وہ سب سچے

الف - اِک تری ذات وارث و والی

ل - لازوال و عظیم و اعلیٰ تُو

ی - یارگی ، یاوری تری عالی

و

+الف

+ل

+ی

والی

۶۱- متعالی

م - مِہر میں ، مرتبے میں تُو عالی

ت - تیری عظمت کی کوئی حدّ نہیں

ع - علم تیرا فزوں ہے ہر اِک سے

الف - امر تیرے میں کوئی کدّ نہیں

ل - لازوال اِک تری ہی ذات یہاں

ی - یہ ہے طے تُو ہی سب کا ہے والی

م
+ت
+ع
+الف
+ل
+ی

متعالی

۶۲- برّ

ب - بے بہا تیرے ہم پہ احسانات

ر - رحمتیں کائنات پر تیری

ر - رحم والی عظیم تیری ذات

ب
+ر
+ر

برّ

۶۳- توّاب

ت - توبہ کر لے جو دِل سے اے اللہ

و - وہ تری رحمتیں ہی پاتا ہے

و - وعدہ ہم سے کیا ہے تُو نے کہ جو

الف - اپنے سر کو جھکا کے آتا ہے

ب - بے بہا فضل تجھ سے پاتا ہے

ت

+ و

+ و

+ الف

+ ب

توّاب

۶۴- عفو

ع - عدل والا ، علیم اور عالی

ف - فیض اُس کا ازل سے ہے جاری

و - وہ ہی سارے جہاں کا ہے والی

ع

\+ ف

\+ و

عفو

٦٥- رؤف

ر - رافتِ بے بہا کا مصدر وہ
الف - اسم ہر ایک اُس کا شفقت ہے
و - وا سدا اُس کا در ہے سائل پر
ف - فیض اُس کا ہے ، یہ عنایت ہے

ر
+الف
+و
+ف

رؤف

٦٦- جامع

ج - جاوداں اُس کی ذاتِ عالی ہے

الف - اسم اُس ذات کا ہی والی ہے

م - مہرباں وہ ہے، اُس کے ہی در کا

ع - عام یا خاص ہے ، سوالی ہے

ج
+الف
+م
+ع

جامع

٦٧- غنی

غ - غم ، خوشی ، سال لمحے سب تیرے

ن - ناروا تیرا کام کوئی نہیں

ی - یاس کیا ، آس کیا ہے ، تُو جانے

غ
+ن
+ی

غنی

٦٨- نور

ن - ناسپاسی اگر کرے کوئی

و - وہ تری حکمتوں سے غافل ہے

ر - رہبری تیری مولا کامل ہے

ن

+و

+ر

نور

٦٩- ہادی

ہ - ہر طرح سیدھی راہ ہے تیری

ا - انبیاء اُس پہ ہی رہے ہیں رواں

د - دعوتِ حق اُسی پہ رہ کر دی

ی - یہ ترا حکم تھا ، ترا فرماں

ہ

+الف

+د

+ی

ہادی

۷۰- بدیع

ب - بے گماں تیری ذات یکتا ہے

د - در ترا سب پہ ہر گھڑی وا ہے

ی - یہ ترا ہی کمال ہے ، توُ نے

ع - عالَمِ آب و گِل سنوارا ہے

ب
+د
+ی
+ع

بدیع

۷۱- ربّ

ر - رفعتیں ، رحمتیں تری اعلیٰ

ب - بے بہا تیرے ہیں کمال اللہ

ب - بابِ علم و عمل ترا ہے وا

ر

+ب

+ب

ربّ

۷۲- مبین

م - مبنی بر حق ہر اِک عمل تیرا

ب - بے شبہ ظاہر ، آشکار ہے تُو

ی - یہ جو ہر سُو کئی مناظر ہیں

ن - ناظر اُن میں تجھے ہی دیکھے سدا

م

+ب

+ی

+ن

مبین

۳۷- قدیر

ق - قدرتِ کُل کا تو ہی مالک ہے

د - دعوے، وعدے ترے ہیں سب سچے

ی - یاس میں تُو ہی آس کا مرکز

ر - راستہ تیرا ہے حسیں سب سے

ق
+د
+ی
+ر

قدیر

۷۴- حافظ

ح - حاصر و حافظ و حفی تُو ہے

الف - انتہا کی کریم تیری ذات

ف - فیض جاری ترا ہے ہر لمحے

ظ - ظلم سے پاک تیری ہر اِک بات

ح

+الف

+ف

+ظ

حافظ

۷۵- کفیل

ک - کوئی ہو ، تُو کفیل ہے سب کا

ف - فیض والا ہے تُو کرم والا

ی - یاور اِک اِک دُکھی کا تُو ہی ہے

ل - لا تعلق نہیں تُو اِک لمحہ

ک
+ف
+ی
+ل

کفیل

۷۶- شاکر

ش - شکر اللہ کا ہم ادا کر کے

الف - اُس کے احساں کو مانتے ہیں ہم

ک - کون ہے جس کا وہ نہیں ہے کفیل

ر - ربّ ہے وہ ، یہ جانتے ہیں ہم

ش

+الف

+ ک

+ر

شاکر

۷۷۔ اکرم

الف - ایک اللہ کا ہی سہارا ہے

ک - کذب سے پاک اُس کی ذاتِ عظیم

ر - راہ و راہی کا ہے وہی مالک

م - مہرباں وہ ، وہی رحیم و کریم

الف
+ ک
+ ر
+ م

اکرم

۷۸- اعلیٰ

الف - اِک وہی والی ، اعلیٰ اور عالی

ع - عام ہے اُس کا فیض ، فضل و کرم

ل - لاکھوں احسان جس کے ہیں ہم پر

الف - اِک وہی ہے رحیم اور ارحم

الف
+ع
+ل
+الف

اعلیٰ

۷۹- خلّاق

خ - خاص اور عام سب اُسی کے ہیں
ل - لا تعلق نہیں وہ پالن ہار
ل - لاکھوں ہیں جاندار عالم میں
الف - اِک اُسی کا ہے سارا کاروبار
ق - قائم اُس کی سدا سے ہے سرکار

خ
+ل
+ل
+الف
+ق

خلّاق

۸۰- مولا

م - مرا اللہ ہے ربّ اور مولا

و - واحد و بے مثال اور یکتا

ل - لازوال اور اوّل و آخر

الف - اور مالک وہی ہے ہر اِک کا

م

+و

+ل

+الف

مولا

۸۱- نصیر

ن - نصر سے ہے نصیر کی نسبت

ص - صاحبِ نصر اور ناصر تُو

ی - یہ ترا حُکم ہے کرو محنت

ر - راہِ محنت کا کُلّی حاصر تُو

ن

+ص

+ی

+ر

نصیر

۸۲- الہٰ

الف - اِک تری ذات واحد و مختار

ل - لاشریک اور صاحبِ کردار

الف - اسم تیرا ہر ایک اعلیٰ ہے

ہ - ہر طرح اعلیٰ تیرے سب اطوار

الف

+ل

+الف

+ ہ

الہٰ

۸۳- علاّم

ع - علم میں بے مثال تُو مولا

ل - لایزال ایک ذات ہے تیری

ل - لاکلام اِک تُو ہی تو ہے معبود

الف - اور عالم پہ تیری ہے شاہی

م - مثل تیری نہیں کہیں کوئی

ع

+ل

+ل

+الف

+م

علاّم

۸۴- قاہر

ق - قہر تیرے کا ہی کمال ہے یہ

الف - اس سے قائم ہے سلطنت تیری

ہ - ہے ہر اِک شے یہاں ٹھکانے پر

ر - رہنما تیری ذات ہے سب کی

ق

+الف

+ ہ

+ ر

قاہر

۸۵- غافر

غ - غفر والا ہے ، تُو چھپاتا ہے
الف - اپنے بندوں کے عیب کو مولا
ف - فیض تیرا رواں دواں ہے سدا
ر - رحم کرتا ہے بخش کر تُو خطا

غ
+الف
+ف
+ر

غافر

۸۶- فاطر

ف - فطر سے تیری خاص نسبت ہے
الف - اس جہاں کو بنایا ہے تُونے
ط - طرزِ تخلیق تیری ہے یکتا
ر - رَہ عمل کا دکھایا ہے تُو نے

ف
+الف
+ط
+ر

فاطر

۸۷- ملیک

م - مالکِ مُلک ہے ، ملیک ہے تُو

ل - لا مکاں تُو ، مکاں سبھی تیرے

ی - یہ ترا گر کہ تُو جو چاہے کرے

ک - کرسی تُو جس کو چاہے اُس کو دے

م
+ل
+ی
+ ک

ملیک

۸۸- حفی

ح - حافظ و ہادی و حفی ہے وہ

ف - فاتح و معطی ، مہرباں ہے وہ

ی - یاور و میرِ کارواں ہے وہ

ح

+ف

+ی

حفی

۸۹- محیط

م - ماہر اُس کی ہی ذاتِ کامل ہے

ح - حیطے میں اُس کے کائنات سدا

ی - یاد ہے اُس کو ہر گھڑی ، ہر پل

ط - طور و اطوار اُس کے پاکیزہ

م
+ح
+ی
+ط

محیط

۹۰- مستعان

م - محور و مرکز اُس کی ذاتِ عظیم

س - سب سے اعلیٰ وہی رحیم و کریم

ت - تخت اُس کا ہے برتر و بالا

ع - عہد اُس کا ہے ہر طرح سچا

ا - ایک اِک لے سدا مدد اُس سے

ن - نا تمام اِک نہیں ہے کام اُس کا

م
+س
+ت
+ ع
+الف
+ن

مستعان

۹۱- رفیع

ر - رفعت و مرتبے میں لاثانی
ف - فضل اور فیض تیرا لافانی
ی - یارگی صرف تجھ کو ہے زیبا
ع - عالی تُو ، مرتبے ترے اعلیٰ

ر
+ف
+ی
+ع

رفیع

۹۲- کافی

ک - کبر والا ہے تُو ، کفیل ہے تُو

الف - اور کفایت تری ہمیں حاصل

ف - فائدے ، فضل ، رزق تیری عطا

ی - یارس و معطی اِک تُو ہی کامل

ک
+الف
+ف
+ی

کافی

۹۳- غالب

غ - غافر و غفر والا ہے اللہ
الف - اُس کی تعظیم سب پہ ہے لازم
ل - لاکھوں ہیں نعمتیں اُسی کی عطا
ب - بے شبہ وہ ہی ارحم و راحم

غ
+الف
+ل
+ب

غالب

۹۴- منّان

م - مہرباں ، منّ اور کرم والا

ن - ناروائی سے وہ ہے بالا تر

ن - ناظمِ کائنات ، مالکِ کُل

الف - اُس کے آگے نِگوں ہے سب کا سر

ن - نافذ اُس کا ہے اس جہان پہ گر

م
+ن
+ن
+الف
+ن

منّان

۹۵- جلیل

ج - جاری ہے حمد تیری ہر لمحہ

ل - لا یزال و عظیم تیری ذات

ی - یارمندی سدا تری کامِل

ل - لاجواب اِک تری ہی ہر اِک بات

ج
+ل
+ی
+ل

جلیل

٩٦- محیّ

م - مجد والا ہے ، حیّی و قائم تُو

ح - حکم تیرا حیات کا مصدر

ی - یہ جو ہے زندگی ، ہے تیری عطا

ی - یہ جو رونق ہے ، اُس کا تُو محور

م
+ح
+ی
+ی

محیّ

۹۷- ممیت

م - موت تیرے ہی حُکم کی پابند

م - مالکِ ہست و نیست ہے تُو ہی

ی - یک نفس بھی کوئی نہ جی پائے

ت - تُو اگر اُس کا نہ بنے معطی

م

+م

+ی

+ت

ممیت

۹۸- وارث

و - والی ، وارث ، ولی ہے تُو مولا

الف - اسم ہر اِک ترا بہت اونچا

ر - روشنی تیرے عِلم کی ہر سُو

ث - ثانی کوئی نہیں کہیں تیرا

و

+الف

+ر

+ث

وارث

۹۹- باعث

ب - بارگاہِ کرم تری یکتا

الف - امتحاں جو بھی ہم پہ آیا ہے

ع - عالمِ یاس و غم میں تُونے سدا

ث - ثروتِ حِلم سے نواز ہے

ب
+الف
+ع
+ث

باعث

۱۰۰- باقی

ب - برّ ، باری ہے اور بار ہے تُو

الف - اِک تری ذات کو بقا حاصل

ق - قائم و دائم و دوامی تُو

ی - یاور و عدل اور تُو کامل

ب

+الف

+ق

+ی

باقی

باب دوم

۱- قابض

ق - قبضے میں تیرے کائنات تمام

الف - اور تُو ذرّے ذرّے کا سُلطاں

ب - بے بہا کر ، قُدَر کا مالک تُو

ض - ضبط میں تیرے ہے یہ سارا جہاں

ق

+الف

+ب

+ض

قابض

۲- باسط

ب - باعثِ وسعتِ جہان ہے تُو

الف - اس میں کچھ شک نہیں، تُو بالا ہے

س - سب ترے وصف ارفع و اعلیٰ

ط - طرزِ بخشش ترا حوالہ ہے

ب
+الف
+س
+ط

باسط

۳- خافض

خ - خاص اور عام سب ترے محتاج

الف - اور تُو ہی ہر اِک کا والی ہے

ف - فیض تیرا سدا سے جاری ہے

ض - ضبط تیرا سبھی سے عالی ہے

خ

+الف

+ف

+ض

خافض

۴- رافع

ر - رفعت و برتری کا مالک تُو
الف - اہلِ ایماں پہ ہے کرم تیرا
ف - فضل اور علم ہے عطا تیری
ع - عرش و کرسی تری ، حرم تیرا

ر
+الف
+ ف
+ع

رافع

۵- معزّ

م - مرحلے زندگی کے تیری عطا

ع - عزت و لطف کا تُو معطی ہے

ز - زندگی کا ہماری ہر لمحہ

ز - زر ترا اور زمین تیری ہے

م
+ع
+ز
+ز

معزّ

٦- مذلّ

م - مصدرِ عزت و شرف تُو ہے

ذ - ذُلّ بھی تیرے قہر کی صورت

ل - لاکھ تجھ سے چھپے کوئی مجرم

ل - لازمی تجھ سے پاتا ہے ذلت

م
+ ذ
+ ل
+ ل

مذل

۷۔ حَکَم

ح - حُکم والا ہے اور حَکَم ہے تُو

ک - کام ہر اِک ترا مثالی ہے

م - مہر والا مَلِک ہے ، والی ہے

ح
+ ک
+ م

حَکَم

۸- عدل

ع - عدل والا ہے ، عدل کرتا ہے

د - دعوے تیرے ہیں سر بسر سچے

ل - لب پہ ہر اِک کے ہیں تِرے قصے

ع
+د
+ل

عدل

۹۔ محصی

م - مقتدر ، ذوالجلال و محصی تُو

ح - حاصرِ کُل ہے صرف تیری ذات

ص - صاحبِ علم تجھ سا کوئی کہاں

ی - یکتا ہر طور صرف تیری بات

م
+ح
+ص
+ی

محصی

۱۰- مبدا

م - مالکِ ہست و نیست ہے تُو ہی

ب - بے گماں تُو ہے موجدِ اوّل

د - داوری تیری کارگر ہر سُو

الف - امر نافذ ترا یہاں ہر پل

م

+ب

+د

+الف

مبدا

۱۱- معید

م - ملک تیرا ہے سارے کاموں کا

ع - علم تیرا سدا ہے روحِ رواں

ی - یارگی تیری کے بنا کیوں کر

د - دَور ہو یا ہو گردشِ دوراں

م
+ع
+ی
+د

معید

۱۲- واجد

و - واعی ، وارث ہے اور والی تُو

الف - اِک تری ذات ہے قوی سب سے

ج - جو کریں دعوے کہ ہیں تجھ جیسے

د - دعوے جھوٹے ہیں سر بسر اُن کے

و

+الف

+ج

+د

واجد

۱۳- ماجد

م - ماورا ہے عدم سے اُس کی ذات

الف - اُس کے ہیں آسماں، زمیں اُس کی

ج - جاوداں وہ، عظیم شان اُس کی

د - دائم اُس کی رواں ہے سُلطانی

م
+الف
+ ج
+ د

ماجد

۱۴- مقدّم

م - مقتدر اور وہ مقدّم ہے

ق - قائم اُس کے سبب ہی عالم ہے

د - در کرے بند گر وہ احساں کا

د - دو ہی لمحوں میں ختم عالم ہے

م - مہرباں وہ ہے ، وہ ہی ارحم ہے

م
+ق
+ د
+ د
+م

مقدّم

۱۵- مؤخر

م - مرحلے کُل امور کے تُو نے

و - وقف اپنے لیے ہیں کر رکھے

الف - امرِ اوّل کا ، امرِ آخر کا

خ - خاتمہ کب یا کس طرح ہوگا

خ - خام اور تام میں جو ہے وقفہ

ر - رہنما تُو ہے کُل مراحل کا

م
+و
+الف
+خ
+خ
+ر

مؤخر

۱۶- منتقم

م - مہربانی تری مُسلّم ہے
ن - ناکسی ، ظلم ناپسند تجھے
ت - تیرے بندوں پہ جو بھی ظلم کرے
ق - قہر توڑے ، ستم سدا ڈھائے
م - منتقم تُو ہے واسطے اُس کے

م
+ن
+ت
+ق
+م

منتقم

۱۷- مقسط

م - مقتدر ہے، تو عدل والا ہے

ق - قائم انصاف تجھ سے ہی مولا

س - سب کو ہے آسرا ترا ہی سدا

ط - طرزِ انصاف تیرا ہے یکتا

م
+ق
+س
+ط

مقسط

۱۸- مغنی

م - مالکِ مُلک و مال تیری ذات

غ - غانی ہے تُو ، غنا ہے تیری عطا

ن - نہ غنی تجھ سا ہے ، نہ کوئی تھا

ی - یاوری تیری بے بدل مولا

م
+غ
+ن
+ی

مغنی

١٩- مانع

م - مہر تیری خسارے کو مولا

الف - ایک لمحے میں روک لیتی ہے

ن - نہ میسر اگر ہو تیرا کرم

ع - عزّ و عصمت سے عمر خالی ہے

م

+الف

+ن

+ع

مانع

۲۰- ضار

ض - ضامنِ رزق ، سب کا والی وہ

الف - اُنس والا بھی ، ضار بھی ہے وہ

ر - رہبرِ اولیٰ اور عالی وہ

ض
+الف
+ر

ضار

۲۱- نافع

ن - نافذ اُس کا ہی حکم ہے ہر سُو

الف - اِک وہی فائدوں کا بخشندہ

ف - فیض اُس کا ازل سے ہے جاری

ع - عہد اُس کا سدا ہوا پورا

ن
+الف
+ف
+ع

نافع

۲۲- رشید

ر - راہی تیرے ہیں ، راہ بھی تیری
ش - شاخچے تیرے اور شجر تیرے
ی - یافت انساں کی ہے وہی در اصل
د - دَر سے تیرے اُسے جو مل جائے

ر
+ش
+ی
+د

رشید

۲۳- صبور

ص - صبر والا ہے بے گماں اللہ

ب - بخششِ کُل کا وہ ہی بخشندہ

و - وہ ہی ارسل کو ، خاص بندوں کو

ر - راستہ صبر کا ہے دکھلاتا

ص
+ب
+و
+ر

صبور

۲۴- رازق

ر - رزق ، روزی عطا ہے اللہ کی

الف - اُس کے در سے سدا ملے سب کو

ز - زاہد و عاصی ، کم تر و برتر

ق - قاسمِ رزق ، روزی دے سب کو

ر
+الف
+ز
+ق

رازق

۲۵- صادق

ص - صدق والا ہے اور صادق ہے
الف - اللہ سچا ہے اور لاثانی
د - دائم اُس کی ہر ایک بات ہے سچ
ق - قول اُس کا ہر ایک لافانی

ص
+الف
+د
+ق

صادق

۲۶- جمیل

ج - جا بجا اُس کے حُسن کے جلوے

م - مہر والے ، حسیں عمل اُس کے

ی - یاس میں آس سے نوازے وہ

ل - لا زوال اُس کے ہیں کرم سارے

ج
+م
+ی
+ل

جمیل

۲۷- وافی

و - وعدے اُس نے وفا کیے سارے

الف - اُس کے وعدے کرم کے ہیں دھارے

ف - فصل ، پانی ، شجر ، ہوا ، پربت

ی - یہ فلک ، بحر اُس کے فن پارے

و
+الف
+ف
+ی

وافی

۲۸- برہان

ب - بے بہا ہیں دلیلیں اُس کے پاس

ر - رہنما سچا اور کھرا مولا

ہ - ہر گھڑی اُس کی مہر و رحمت سے

ا - اس جہاں میں ہے امن کا چرچا

ن - نام اُس کا ہر ایک ہے پیارا

ب

+ر

+ہ

+الف

+ن

برہان

۲۹- شدید

ش - شاہِ شاہاں وہی ، وہی والی

د - در حقیقت وہی قومی سب سے

ی - یہ جہاں اُس کے فیصلوں کے طفیل

د - دائم و قائم و رواں کب سے

ش

+د

+ی

+د

شدید

۳۰- قائم

ق - قائم و دائم اُس کی ذاتِ کریم

الف - اُس کے باعث قیام حاصل ہے

الف - اُس کے باعث رواں دواں ہے عمر

م - مقتدر وہ ہے ، وہی ہی کامل ہے

ق
+الف
+الف
+م

قائم

۳۱- دائم

د - دائم آباد ہے یہ سارا جہاں
الف - اُس کی ذاتِ قدیم کے باعث
الف - اُس نے فرمایا، ہے رواں سب کچھ
م - مجھ رحیم و کریم کے باعث

د
+الف
+الف
+م

دائم

۳۲- واقی

و - وہ بچاتا ہے ہر خسارے سے

الف - اِک وہی تو ہے سب کا رکھوالا

ق - قافلہ عمر کا رواں اُس سے

ی - یارگی اُس کی آسرا سب کا

و
+الف
+ق
+ی

واقی

۳۴۔ منیر

م - مہر و مہ سے جہاں منور ہے

ن - نور دراصل سب اُسی کا ہے

ی - یہ اُسی کا کرم ہے ہم سب پر

ر - رات دن ہر طرف اُجالا ہے

م
+ن
+ی
+ر

منیر

۳۴- قدیم

ق - قبل اس سے کوئی ہو ، ناممکن

د - در حقیقت قدیم ہے وہ ہی

ی - یہ اُسی کی ہے ذات کہ ہے رحیم

م - مہرباں اور کریم ہے وہ ہی

ق
+د
+ی
+م

قدیم

۳۵- سامع

س - سنتا ہے سارے جگ کی آوازیں

ا - اُس سا سامع نہیں کہیں کوئی

م - مہرباں ہے وہ سارے عالَم پر

ع - عالِم اُس سا کہیں نہیں کوئی

س

+الف

+م

+ع

سامع

۳۶- معطی

م - منعم و مہرباں ہے میرا رب
ع - عہد اپنے وفا وہ کرتا ہے
ط - طاہر و اطہر و عظیم ہے وہ
ی - یاوگی سے سدا مبرّا ہے

م
+ع
+ط
+ی

معطی

۳۷- تام

ت - تو نہ ہو تو کہاں چلے دُنیا

الف - ایک پل اِک گھڑی مرے اللہ

م - مقتدر کون ہے یہاں تجھ سا

ت

+الف

+م

تام

۳۸- عالم

ع - عِلم تجھ سا کہاں کِسی کے پاس
الف - اک تری ذات کلّی عالم ہے
ل - لازوال اِک تُو ہی تو ہے مولا
م - مستقل تو جہاں کا حاکم ہے

ع
+الف
+ل
+م

عالم

۳۹- ابد

ا - اِک تری ذات قائم و دائم

ب - بے شبہ تُو دوام والا ہے

د - در ترا سب پہ ہر گھڑی وا ہے

ا

+ب

+د

ابد

۴۰- وتر

و - واحد و وتر تُو ، یگانہ تُو

ت - تُو ہی دائم یہاں کا سُلطاں ہے

ر - راعی تُو اور شاہِ شاہاں ہے

و

+ت

+ر

وتر

۴۱- بار

ب - باری و بار ذات ہے تیری
الف - ایک اِک لمحہ ہے سدا تیرا
ر - رہبری تیری ، راستہ تیرا

ب
+الف
+ر

بار

۴۲- ناظر

ن - نہ کوئی تھا نہ کوئی ہے تجھ سا

الف - ایک اِک شے پہ ہے نظر تیری

ظ - ظاہری ، باطنی عمل ، احوال

ر - رات دن دیکھتا ہے تُو وہ سبھی

ن
+الف
+ظ
+ر

ناظر

۴۳۔ حنان

ح - حالِ دل کا سدا سے محرم تُو

ن - نور تُو ، مہربان و ارحم تُو

ن - نا اُمیدی میں ہے سہارا تُو

الف - انس و راحت کا تُو ہی ہے معطی

ن - ناخوشی میں خوشی کا دریا تُو

ح
+ن
+ن
+الف
+ن

حنان

۴۴- مثیب

م - مہر والا ہے اور عطا والا

ث - ثبت ہر دِل پہ نام اُس کا سدا

ی - یہ اُسی کا ہے فیض ، ہر اِک کو

ب - بے طلب دیتا ہے وہ رزق اُس کا

م
+ث
+ی
+ب

مثیب

۴۵- فاتح

ف - فاصلوں کو وہی مِٹاتا ہے
ا - اُس کا ہی ملک و مال سارا ہے
ت - تخت اُس کا ، اُسی کی سُلطانی
ح - حمد سے اُس کی دِل مہکتا ہے

ف
+الف
+ت
+ح

فاتح

۴۶- مدبر

م - مالکِ ملک ہے ، مقیت ہے تُو

د - در تدبر کا تیرے وا ہے سدا

ب - بے بہا علم والی تیری ذات

ب - بے بہا ہے جہاں پہ فیض ترا

ر - رہنما کوئی ہے کہاں تجھ سا

م
+د
+ب
+ب
+ر

مدبر

۴۷- فرد

ف - فضل والا وہ شاہِ بے ہمتا

ر - ربّ ہے، وصف اُس کے سب اعلیٰ

د - داوری اُس کی دائمی یکتا

ف

\+ ر

\+ د

فرد

۴۸- عادل

ع - عدل میں بے مثال ہے وہ ہی

الف - اُس سا داور ہوا کہاں کوئی

د - داد والا وہ منصفِ عالی

ل - لازوال اُس کا عدل اور شاہی

ع
+ الف
+ د
+ ل

عادل

۴۹- قابل

ق - قبل مرنے سے جو کرے توبہ

الف - اُس کی توبہ قبول کرتا ہے

ب - بے شبہ ہے بڑا کریم اللہ

ل - لمحوں میں جھولی سب کی بھرتا ہے

ق
+الف
+ب
+ل

قابل

۵۰- سریع

س - سارے وہ کام لمحے میں کر دے

ر - راہ بھٹکے ہوؤں کو دِکھلائے

ی - یاس کے لمحوں میں مدد کر کے

ع - عاجزوں کو قوی سے ٹکرائے

س
+ر
+ی
+ع

سریع

۵۱- متفضّل

م - مہرباں ، فیض و فضل والا تُو

ت - تُو ہے راحم ، عظیم تیری ذات

ف - فضل سے سرخرو کرے جب تُو

ض - ضال کے لب پہ آئے حق کی بات

ض - ضامن اُس کا بنے کرم تیرا

ل - لائقِ فضل وہ رہے دن رات

م
+ ت
+ ف
+ ض
+ ض
+ ل

متفضّل

۵۲- معین

م - مہر ہو یا کہ مہ ، کرم تیرا

ع - عمر تیری عطا ہے اے مولا

ی - یہ تری ہی مدد کا ہے اعجاز

ن - ناتواں ہو قوی ، لگے لمحہ

م

+ ع

+ ی

+ ن

معین

۵۳- منعم

م - مہرباں اور رحیم تیری ذات
ن - نعمتوں کی عطا تری جاری
ع - عام ہو یا کہ خاص، سب کے لیے
م - منعم و باقی اور تُو باری

م
+ ن
+ ع
+ م

منعم

۵۴- شافی

ش - شک نہیں اس میں کہ تُو شافی ہے
الف - اک تری ذات سب کی والی ہے
ف - فیض تیرا سدا سے جاری ہے
ی - یکتا ہے اور تُو ہی کافی ہے

ش
+ الف
+ ف
+ ی

شافی

تاثرات

خطۂ بہاول پور کے ادیب وشاعر
اور ادبی محقق......خورشید ناظر

حروف و الفاظ اور انہیں برتنے کا سلیقہ اللہ کی دین ہے۔ سوہمیں کسی بھی تحریر کی تحقیر نہیں کرنا چاہیے البتہ ہر تحریر کا ایک مرتبہ بھی ہوتا ہے جو محقق و نقاد متعین کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بہاول پور میں اُردو نظم ونثر سب سے زیادہ کس نے لکھی؟ بلاشبہ اس حوالے سے سب سے اہم نام شہاب دہلوی کا نام ہوگا اور سب سے زیادہ سلیقہ کس کے ہاں نظر آتا ہے تو اس حوالے سے بہاول پور کی ادبی تاریخ میں مولوی عزیز الدین عزیز ساعت ساز کا نام نمایاں ترین ہے لیکن اگر حروف والفاظ کی تعداد اور سلیقے دونوں کی بات کی جائے تو خورشید ناظر مقدار و معیار دونوں حوالوں سے بہترین ادیب وشاعر ہیں۔

خورشید احمد ناظر ۲ جنوری ۱۹۴۴ء کو بہاول پور میں پیدا ہوئے۔ ایف اے تک کی تعلیم بھی بہاول پور ہی کے تعلیمی اداروں سے حاصل کی جب کہ بی کام کے لیے کراچی چلے گئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ برس سرکاری ملازمت کی لیکن اللہ نے انہیں کچھ اور کاموں کے لیے چن رکھا تھا لہٰذا یہ ملازمت چھوڑ کر لکھنے پڑھنے کی طرف آ گئے۔ پہلے ایک سکول بنایا اور اس کے لیے کچھ نصابی کتابیں تصنیف کیں۔ اسی زمانے میں ریڈیو کے پروگرام اور اخبارات کے لیے کالم لکھتے رہے۔ ان کی پہلی کتاب خواجہ فرید کے کلام کے جائزے پر مشتمل ہے جس کا مقام یہ ہے کہ خورشید ناظر نے دس مغربی ناقدین مثلاً ارسطو، لان جائی نس، ڈرائیڈن، ورڈز ورتھ اور کالرج وغیرہ کے ادبی و تنقیدی نظریات کا نچوڑ سامنے رکھا اور یہ بتایا کہ اگر مذکورہ ناقدین کلامِ فرید کو دیکھتے تو کیا کہتے اور کیا رائے دیتے؟

اسی حوالے سے اُن کی دوسری کتاب خواجہ فرید کے کلام میں موجود قوافی کی املا کے حوالے سے متعلق ہے جس پر اوّلین مرتبین توجہ نہیں دے سکے۔ اس کے بعد خورشید ناظر کی ایک اور نثری کتاب ''ہر قدم روشنی'' کے عنوان سے شائع ہوئی

جو درحقیقت اُن کا سفر نامۂ حج ہے جسے شان دار پذیرائی ملی اور جس کا دوسرا ایڈیشن کسی بھی وقت آ سکتا ہے لیکن یہ سب کچھ خورشید ناظر کی ذہنی وفنی تربیت کے لیے تھا تا کہ وہ ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل سیرت پاک لکھ سکیں جس کے اشعار تو اشعار، عنوانات بھی نصرتی کی رزمیہ مثنوی ''علی نامہ'' کے عنوانات کی طرح فن کا شہکار ہیں۔ خورشید ناظر کی اس مثنوی کا عنوان ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ'' ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نعت ہوگئی تو خورشید ناظر اپنے اور ہم سب کے معبود کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کی وہ کتاب منظرِ عام پر آئی جس کا عنوان ''منظوم شرح اسماءالحسنٰی'' ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے ۱۵۴ پاک ناموں کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر اسمِ پاک کے لیے کم سے کم نو اور زیادہ سے زیادہ باون اشعار کہے گئے ہیں۔

اس کے بعد خورشید ناظر نے ''حسنت جمیع خصالہٖ'' کے عنوان سے آنحضرتؐ کے پاک نام اور ناموں کی منظوم شرح کی جو کتابی شکل میں چھپ چکی ہے۔ اس کے بعد خورشید ناظر کو ایک اور خیال آیا لہٰذا انھوں نے ''وللہ الحمد'' کے عنوان سے حمدیہ نظموں کا مجموعہ مرتب کیا۔ جیسا کہ عنوان ہی سے ظاہر ہوتا ہے

کہ عنوان میں کوئی حرف ایسا نہیں جس پر کوئی نقطہ ہو لہٰذا یہ ساری حمدیں بھی صنعتِ غیر منقوط میں لکھی گئی ہیں جو ایک مشکل کام ہے لیکن خورشید ناظر کے پاس شعر کہنے کی جو مشین موجود ہے، وہ نفیس ، بے عیب، متحرک اور زود نویس ہے۔اسی سبب سے خورشید ناظر نے چند ہفتوں میں اللہ تعالیٰ کے 154 اسمائے پاک کو صنعتِ توشیح کی صورت میں منظوم کر دیا ہے حالانکہ اوّل تو یہ صنعت آسان نہیں ہے ، دوسرے اس میں کوئی ایک ہیئت اختیار نہیں کی جاسکتی اور اس کا سبب یہ ہے کہ ہر اسمِ پاک میں حروف کی تعداد مختلف ہے لیکن خورشید ناظر شعری حسن کو برقرار رکھتے ہوئے اِس مشکل صنعت سے بھی بخیر و خوبی گزر گئے ہیں۔

مثال کے طور پر میں دو چار ایسے اسمائے گرامی کی مثال دینا چاہوں گا جن میں حروف کی تعداد مختلف اور اِسی سبب سے مصرعوں کی تعداد بھی مختلف ہے۔مثلاً اسمِ پاک ''علیم'' ع، ل، ی، م پر مشتمل ہے جس میں چار حروف آتے ہیں لہٰذا خورشید ناظر نے چار مصرعے کہے جو قطعہ کی ہیئت میں ہیں۔ قطعہ ملاحظہ کیجیے:

علم تیرا ہر اِک سے اعلیٰ ہے
لامکاں تیری ذات ہے مولا
یہ ترے علم کا کرشمہ ہے
مکتفی علم ہے فقط تیرا

لیکن اس سے پہلے ایک اور اسمِ پاک یعنی ''فتّاح'' پانچ حروف پر مشتمل ہے جن میں سے ت پر تشدید بھی ہے۔ لہٰذا خورشید ناظر نے اس کے لیے مصرعے کہتے ہوئے ایک نئی ہیئت اختیار کر لی۔ مصرعے ملاحظہ کیجیے:

فیض تیرا ، کرم ترا ہر سُو
تیری رحمت ، تری عطا ہر سُو
تُو ہی ہے سب سے اعلیٰ اور برتر
اِک تری ذات رحم کا مصدر
حِلم تیرا رواں سدا ہر سُو

جب کہ اِسمِ پاک ''توّاب'' میں بھی تشدید موجود ہے اور یوں یہاں بھی پانچ مصرعوں پر مشتمل ہیئت اختیار کرنے کی ضرورت تھی جو خورشید ناظر نے بڑے اطمینان سے اختیار کر لی اور پانچ شان دار مصرعے کہہ دیئے۔ ملاحظہ کیجیے:

توبہ کر لے جو دل سے اے اللہ!

وہ تری رحمتیں ہی پاتا ہے

وعدہ ہم سے کیا ہے تُو نے کہ جو

اپنے سر کو جھکا کے آتا ہے

بے بہا فضل تجھ سے پاتا ہے

لیکن اسمِ پاک ''عفوٌ'' میں صرف تین مصرعے کہے گئے جنہیں ہم قافیہ بھی کہا جاسکتا ہے اور وسطی مصرعے کو اوّلین و مصرعِ سوم سے الگ مصرع بھی قرار دیا جاسکتا ہے لیکن خورشید ناظر ہر صورت میں اِن کٹھن منزلوں کو کامیابی سے طے کرتے اور اپنا شعری سفر جاری رکھتے ہیں۔ مثلاً اسمِ پاک ''عفوٌ'' کے بارے میں کہے گئے تین مصرعے ملاحظہ فرمائیے:

عدل والا ، علیم اور عالی

فیض اُس کا اَزل سے ہے جاری

وہ ہی سارے جہاں کا ہے والی

گویا ہر اسمِ پاک کے حوالے سے شعر کہتے ہوئے مصرعوں کی تعداد کم و بیش ہوتی اور نت نئی ہیئتیں معرضِ وجود میں آتی ہیں جب کہ خورشید ناظر ایک زمانے میں اچھے نظم نگار اور

بہترین غزل گو کے طور پر بھی پہچانے جاتے تھے لیکن اب وہ اس طرح کی شاعری ترک کر چکے ہیں۔ ایسے میں اہلِ لاہور، کراچی اور اسلام آباد سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا فن کار ہے؟ بصورتِ دیگر ہمارے روپے پیسوں سے تیار کیے گئے اعزازات آپ مفت میں ایسے لوگوں میں بانٹ رہے ہیں جو فنی طور پر خورشید ناظر کی خاکِ پا کے برابر بھی نہیں۔ آپ چاہیں تو یہ بے انصافی جاری رکھ سکتے ہیں کہ آپ کے پاس اختیار ہے لیکن اختیار کو بے دردی سے استعمال کرنے والوں کا انجام بھی آپ کے سامنے ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد
سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس، صدر شعبہ اردو
، ڈائریکٹر تعلقاتِ عامہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

خورشید ناظر کی ایک اور شاہکار کتاب
''توشیحِ اسماءِ الحسنٰی''

کچھ عرصہ سے خورشید ناظر نے ایک اسلامی سلسلۂ تصانیف شروع کر رکھا ہے۔اس سلسلہ میں وہ اب تک پانچ شاہ کار تصنیف کر چکے ہیں۔''بلغ العلیٰ بکمالہٖ، شرح اسماء الحسنٰی، حسنت جمیع خصالہٖ، وللہ الحمد اور اب توشیح اسماء الحسنٰی''۔ پانچوں کتابیں موضوعات و مضامین کے ایک ہی مقدس دائرہ سے تعلق رکھتی ہیں، تاہم ان میں بلغ العلیٰ بکمالہٖ کی نوعیت قدرے مختلف ہے، دیگر چاروں کتابوں میں گہرا معنوی اشتراک پایا جاتا ہے۔ ان میں شرحِ اسماء الحسنٰی اور حسنت جمیع خصالہٖ کی حیثیت اولیں اور بنیادی ہے جبکہ وللہ الحمد اور توشیحِ اسماءِ الحسنٰی ،شرح اسماءِ الحسنٰی ہی کے دو مختلف روپ ہیں ، وللہ الحمد میں صنعتِ غیر منقوط کا

اہتمام کر کے شرحِ اسماء الحسنٰی کے مضامین کو ایک نیا پیرہن اور نیا رنگ و روپ عطا کیا گیا ہے جبکہ توشیحِ اسماءِ الحسنٰی میں انھی مضامین کو لفظوں کے نئے در و بست کے ساتھ ایک نئی وضع قطع عطا کی گئی ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''توشیح اسماء الحسنٰی'' معنوی لحاظ سے تکرار کا تاثر دے سکتی ہے تاہم اسلوب اور ہئیت کی جدّت کے باعث قاری اسے شوق اور حیرت کے ساتھ پڑھتا چلا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر کتاب کے مضامین کئی لحاظ سے جداگانہ مفاہیم کے حامل ہیں لیکن اس منزل تک پہنچنے کے لیے مطالعے میں سنجیدگی کا عنصر غالب رہنا چاہئے۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا، خورشید ناظر اب تک پانچ شعری تخلیقات پیش کر چکے ہیں اور ہر تخلیق اپنی جگہ شاہ کار ہے۔ ان سب میں مواد کی جدت بھی ہے، مضامین کی وسعت و جامعیت بھی اور صنعت گری بھی۔ سب کتب شاعر کی قادرالکلامی اورانفرادیت کا مظہر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب خورشید ناظر شاعری کے میدان میں نہ صرف ایک باکمال متخصّص کا درجہ حاصل کر چکے ہیں بلکہ اس لحاظ سے انہیں ایک تاریخی حیثیت

حاصل ہوگئی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آئندہ ادب وشاعری کا جو تاریخ نگار خورشید ناظر سے صرفِ نظر کرے گا، پیشہ وارانہ بددیانتی کا مرتکب ہوگا۔

پروفیسر محمد لطیف

سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز اور پرنسپل، شاعر، ناقد

جسے توفیق دے اللہ، اُسے رتبہ یہ ملتا ہے
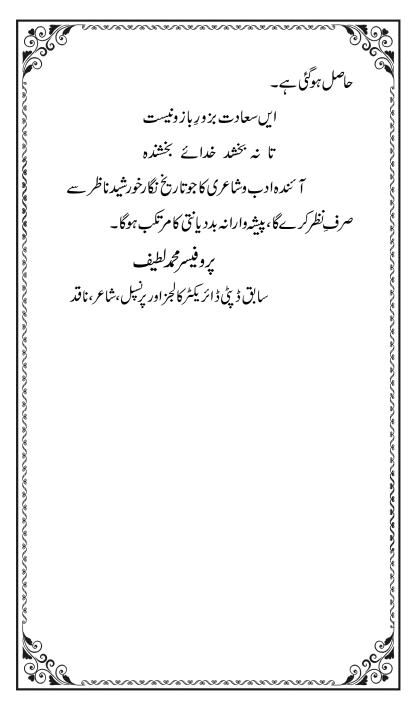
جس طرح محبتوں کو کشید نہیں کیا جا سکتا، عقیدتوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا اور سچے جذبوں اور رشتوں اور صداقتوں کا گراف نہیں بنایا جا سکتا، اُسی طرح حضرتِ انسان کے خدائے لم یزل سے تعلقِ خاطر کی پہنائیوں کو ناپنا بھی یقیناً ناممکنات میں سے ہے مگر کوشش تو کی جا سکتی ہے اور یہی کاوشِ پیہم جناب خورشید ناظر کی فکری و شعری دنیا میں سب سے بڑی قوتِ متحرکہ بن کر ہمیشہ ظاہر ہوئی ہے نتیجتاً جناب خورشید ناظر کے دلِ گداختہ اور فکرِ جنوں آمیختہ سے حمدیہ اور نعتیہ شاعری کے جو لازوال سوتے پھوٹے ہیں اُسے بھی ادب کے مروّجہ پیمانۂ امروز و فرداو دوش سے اندازہ کرنا نامناسب ہوگا۔

اپنی زیرِ نظر تصنیفِ بلیغ ''توشیحِ اسماء الحسنٰی'' میں

جنابِ خورشید ناظر نے اپنی پچھلی تصنیفِ لطیف بعنوان ''شرح اسماءِ الحسنٰی'' میں شرح کیے گئے ۱۵۴ اسمائے ربّانی کو صنعتِ توشیح کے لیے آراستہ و پیراستہ کر کے خالقِ کون و مکاں کی خدمتِ اقدس میں ہدیہ کیا ہے۔

اگر بنظرِ غائر دیکھنے اور بمیزانِ بصیرت جانچنے کی کوشش کی جائے تو بھی اللہ تعالیٰ کے یہ اسمائے حسنٰی انسانی فکر کی تقویم اور تجسیم سے ماورا مقام و مرتبہ کے حامل اور تجرید کے شعوری استدلال و استخراج اور لاشعور کے اِدراکی امکانات سے کہیں اعلیٰ و اُولیٰ فضیلتوں کے روشن پیکر دکھائی دیتے ہیں کیونکہ انسان تو اِمکانی حد تک بظرفِ توفیقِ بشر ہدیۂ حسنِ عقیدت پیش کر سکتا ہے جو جنابِ خورشید ناظر نے بکمالِ عقیدت و احترام اور شاعرانہ فنی پختگی سے اسمائے گرامی کے حروفِ مقدسہ کو توشیح کی ہنر کاری اور صناعی سے آرائش کر کے خوش رنگ پھولوں سے سجا کر قارئین تک پہنچانے کی کامیاب سعیٔ دلپذیر فرمائی ہے۔ اُن کے بقول اسمائے پاک محمد ﷺ کے حوالے سے ایسا ہی عقیدتوں سے آراستہ اگلا شہکار ''توشیحِ اسمائے محمد ﷺ'' کی

صورت میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

جسے توفیق دے اللہ، اُسے رتبہ یہ ملتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر انور صابر

سابق وائس پرنسپل وصدر شعبۂ اردو

گورنمنٹ ایس ای کالج بہاول پور،

مصنف: ''پاکستان میں اردو غزل کا ارتقاء''،

مرتب، مؤلف دیگر کتب ومجلّہ جات

آرائشِ خیالِ یار۔۔۔صنعتِ توشیحِ تحمیدی

عاشقِ جہاں سوز یار فرید نے فرمایا اور سئیں بلھے شاہ نے سرِ تسلیم خم کیا کہ 'ہتھ کار وَل، دل یار وَل' (یعنی ہاتھ کام میں مصروف اور دل یادِ یار (یادِ الٰہی) میں مستغرق) اس سے بڑا تصوف کا کوئی فلسفہ ہوسکتا نہیں۔ دین و دنیا یوں یکجا ہوئے کہ دوئی کا تصور مٹا۔ وحدت الوجود و وحدت الشہو د وارفتہ ہوئے کہ وحدت المقصو دکو تابانی ملے۔

؎ دو اور دو کا جوڑ ہمیشہ چار کہاں ہوتا ہے
سوچ سمجھ والوں کو تھوڑی نادانی دے مولا

اسی کی حمد بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں موجود ہیں یعنی انسان جن و ملک، حیوان، نباتات، آب و آتش، باد و باراں تمام مخلوقات خواہ زبانِ ناطق سے یا زبانِ حال سے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کی حمد و تسبیح نہ کرتی

ہو۔ البتہ تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بے شک وہ بڑا حلیم و بردبار اور (تمہاری غفلتوں کے باوجود) مغفرت کرنے والا ہے۔ (بنی اسرائیل:۴۴)

اور تسبیح و تحمید کا ایک طریق صوفیاء کے نزدیک یہ بھی ہے کہ اسے کائناتی زبان عطا کردی جائے جسے ہر کوئی اپنی رگِ جاں میں اتار سکے اور یہ نغمۂ سرمدی عطائے شعری ہے اور ایں خوئے سعادت مند یست کہ ہمارے بزرگ شاعر جناب خورشید ناظر کہ اختراع کو ہنر سے ہم آہنگ کرنا جن کا خاصہ ہے، غیر منقوط حمدیہ شاعری ہو یا منظوم شرح اسماء الحسنٰی یا حالیہ کاوش صنعتِ توشیح میں حمدِ ربِّ جلیل ایک کاروانِ سعادت مندی ہے جس کے یہ خوش خصال و خوش جمال اور خوشگوار و خوشبودار پڑاؤ ہیں، خدا کرے کہ یہ سلسلہ یونہی جاری رہے۔

''صنعتِ توشیح'' ہے کیا؟ اس کے مطالب ماہرینِ فن کے ہاں جو بھی ہوں میں تو اسے ''آرائشِ خیالِ یار'' ہی کہوں گا اور یہ ایک ایسی پُل صراط ہے جو صرف عشاق کے لیے مخصوص ہے۔ میں نے ایک بار عرض کیا تھا، یہاں بارِ دیگر دہرانے کی جسارت کروں گا کہ حمد کا موضوع نہ صرف وسیع ہے بلکہ بعض

حوالوں سے نازک بھی ہے۔اس موضوع پر کچھ بھی عرض کرنے کے لیے چاہے وہ منثور ہو یا منظوم صرف جہاں بینی و جہاں دیدگی ہی کافی نہیں بلکہ سوزِ روح وجگر بھی ضروری ہے۔

؎ پھر روشن کر زہر کا پیالہ چمکا نئی صدی میں
جھوٹوں کی اس دنیا میں سچ کو تابانی دے مولا

قابلِ صد اطمینان ہے یہ امر کہ میرے بزرگ اور دوست جناب خورشید ناظر حمد کے موضوع پر ہمیشہ تائیدِ ایزدی کے طلبگار رہے اور جو کچھ بھی لکھا سر زمینِ حجاز میں حضوری و حاضری کے بعد ایک عزم وولولے سے پیش کیا۔حمد ونعت کے موضوع پر کام کرنا یقیناً دودھاری تلوار پر چلنے کے مترادف ہے۔ تاہم جنابِ خورشید ناظر نے اس حوالے سے تحقیق وتدقیق کے ہمیشہ نئے در وا کیے۔

قل سیروفی الارض فانظر کیف بداء الخلق

(فرما دیجئے کہ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ نے مخلوق کو کیسے پیدا کیا۔)

اور یہ شاعر ہی ہے جو حیطۂ خیال میں زمین تو کیا ساری کائنات کو رکھتا ہے۔

خوشحال خان خٹک تو یہاں تک کہہ گئے:

''اے شیخ! مجھے تو تمام مذاہب میں 'دردِ
دل' مطلوب ہے؛ تم جانو اور تمہاری
تاویلات جو ہر لحظہ بدلتی رہتی ہیں۔''

اور رحمان بابا نے شاید سئیں ناظر کے بارے میں ہی بولا ہے کہ:

''جو میں تجھے کہہ رہا ہوں بفضلِ خدا
آیات و احادیث سے باہر نہیں ہوگا۔''

اور یہ بھی حسبِ حال ہے کہ:

تتی تھی جوگن چودھار پھراں
ہند سندھ پنجاب تے ماڑ پھراں
سُنج بر تے شہر بزار پھراں
متاں یار ملِم کہیں سانگ سبب

(من سوختہ جاں جوگن بن کے چار دانگ عالم تجھے تلاشوں۔
ہند، سندھ، پنجاب اور مارواڑ تک کھنگالوں، ویرانوں اور شہروں
میں تجھے ڈھونڈوں شاید کسی بھی بہانے دیدارِ یار ملے)

خورشید ناظر نے کمال خوبی سے توحید کو تنظیر بنا
دیا (میں خزانۂ مخفی تھا، میں نے چاہا کہ خود کو آشکار کروں)

اور یہ خزانۂ مخفی جب رگِ قلم میں اترا تو لوح پر رقم ہوا اور تا ابد محفوظ ہوا۔ مکرر عرض ہے کہ جنابِ خورشید ناظر کے شعری سفر کا اگر جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے ہاں تجربوں کی بہتات ہے مگر شعر کے فنی اور ادبی محاسن پر ان کی گرفت اتنی مضبوط اور مبسوط ہے جیسے ان کی فطرتِ ثانیہ ہو۔ حمد یہ اشعار ایسے ہیں گویا آبشار کا بہاؤ لیکن کیا مجال کہ تخیل کی پرواز شرعی حدود و قیود سے ذرا بھی تجاوز کر جائے۔ ''صنعتِ توشیح'' میں خورشید ناظر کی حالیہ کاوش منفرد اچھوتی اور اپنی مثال آپ ہے۔ شعریت کو سادگی اور فطری وارفتگی اور روانی سے ہم آہنگ کرتے ہوئے قطعہ، مخمس اور مسدس میں تجربات کرتے ہوئے اپنا نیا آہنگ متعارف کروایا جو ان کی نادرالوجود افتادِ طبع کا غماض و عکاس ہے۔ بھٹ شاہ کے مقیم و مکین آج ہوتے تو زبانِ حال سے وارفتہ یہ ضرور کہتے کہ:

''ساجن!

کیا کیا روپ ہیں تیرے،

درشن لاکھ ہزار،

دل جڑے دل سے سائیں

الگ الگ دیدار،

روپ ترے ہزار

ساجن کیا کیا روپ ہیں تیرے

کیا کیا روپ میں دیکھوں

درشن لاکھ ہزار

ایک قصر

در لاکھ ہوئے اور

کروڑوں دریچے،

جدھر اٹھے یہ آنکھ

اُدھر ہے روپ سجن کا

تیرے جلوے لاکھ ہزار''

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

ڈاکٹر شاہد حسن رضوی

سابق صدر شعبہ تاریخ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور،

مدیر: الزبیر و معتمد عمومی اُردو اکیڈمی۔ بہاول پور مصنف، مرتب
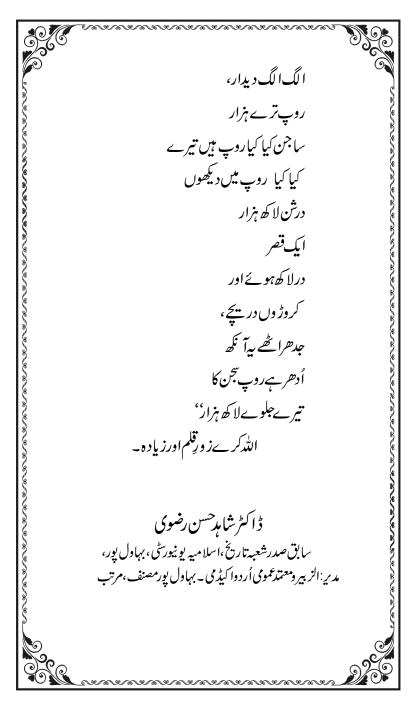
توشیحِ اسماءِالحسنٰی۔عجب خوشبو میسر آ رہی ہے

الحمدللہ عمر اپنی آٹھویں دہائی کے شب و روز دیکھ رہی ہے۔ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں علم وادب کا چراغ ہمیشہ روشن رہا۔والدِگرامی اور برادرِ بزرگ شعر کہنے اور شعری محافل کے انعقاد میں دلچسپی لیتے تھے۔گھر میں کئی ایسی شعری محافل کا انعقاد ہوا جنھیں ریاست بہاول پور کی ادبی تاریخ میں نمایاں طور پر درج کیا گیا جس میں وہ ماہتابی مشاعرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جسے چاندنی رات میں منعقد کیا گیا اور جس میں موجود ہر شے سفید تھی۔

کل پاکستان مشاعرے بھی کرائے اور اس طرح زندگی میں لاتعداد شعراء سے ملاقات کا موقعہ ملا جس میں ملک کے بڑے بڑے نام شامل ہیں۔اس مختصر تعارف کی ضرورت یوں پیش آئی کہ میں اس تمام تر ادبی پس منظر میں نہایت اعتماد

کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں ، مجھے اپنی اس زندگی میں جیسی معتبر شاعری جنابِ خورشید ناظر کے یہاں نظر آئی ہے ویسی میں کسی شاعر کے یہاں نہیں دیکھ سکا خصوصاً شعرِ محمود کے سلسلے میں یہ بات اور بھی وثوق سے کی جاسکتی ہے۔

مجھے یہ اعزاز حاصل رہا ہے کہ میں نے خورشید ناظر کی کئی کتابوں کی پروف ریڈنگ میں اُن کا ہاتھ بٹایا ہے۔ اُن کی کچھ کتابوں کے سلسلے میں میرے تاثرات بھی موجود ہیں۔ اُن کی ہر کتاب، خواہ وہ نثر میں ہے یا نظم کی صورت میں، بہرصورت منفرد ہوتی ہے۔ اُن کی کتابیں ''بلغ العلیٰ بکمالہٖ، شرح اسماء الحسنٰی، حسنت جمیع خصالہٖ، وللہ الحمد اور اب توشیح اسماء الحسنٰی'' ایک سے بڑھ کر ایک اور پورے اردو شعری ادب میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اُن کی تازہ کتاب اُن کی ساری کتابوں خصوصاً وللہ الحمد کی طرح اپنے قارئین کو بالعموم اور ادبی ناقدین کو بالخصوص چونکائے گی۔ انہوں نے یہ کتاب صنعتِ توشیح کے حُسن کو سامنے رکھ کر اس کے آئینے میں خدائے لم یزل کے ۱۵۴ ناموں کے حسن کو نہایت فنی پختگی کے ساتھ اُجاگر کیا ہے۔ اس

کتاب میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی جس محبت کا اظہار کیا ہے، اُسے دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ یہ محبت دنیا میں تو اُن کے کام آ ہی رہی ہے لیکن یہ محبت آخرت میں اس سے کہیں بڑھ کر اُن کے کام آئے گی۔

کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اور اسے پڑھنے کے بعد اس کا ہر قاری میری اس گزارش سے بالکل اتفاق کرے گا کہ خورشید ناظر کی سطح کے فن کار اس دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں اور اپنی تخلیقات کے ذریعے اپنے نام کو امر کرتے ہوئے سرخروئی کی مالا پہنے اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ کریم خورشید ناظر کو لمبی زندگی عطا کریں تا کہ وہ ہمیں اور شاہکار کتب عطا کرسکیں اور یہ بھی دعا ہے کہ حکومت اور اہل اختیار خورشید ناظر جیسے لوگوں کو عزت کی صورت میں اُن کا حق ادا کرسکیں۔

میں نہایت اعتماد کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اگر ملک کا بڑے سے بڑا اعزاز خورشید ناظر کو دیا جائے تو اس سے اُس اعزاز ہی کے اعزاز میں اضافہ ہوگا ورنہ ادبی مراکز سے دور واقع

شہر بہاول پور میں یہ گوشہ نشین شاعر ادب، اللہ اور رسول کریمؐ سے اپنی بے پایاں محبت میں اپنے کام کو نہایت اطمینان کے ساتھ آگے ہی بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ دنیاوی اعزازات کی بجائے اس سرخروئی، خوش بو اور روشنی کے حصول پر یقین رکھتا ہے جو ایسے لوگوں کو اُخروی زندگی میں عطا کی جاتی ہے۔

مجیب الرحمٰن خان

نامور نعت گو شاعر، معتمد عمومی بزمِ نور، بہاول پور
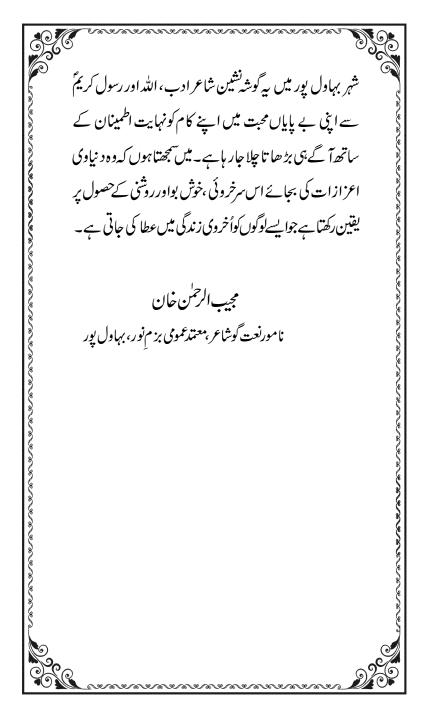
حرفے چند بسلسلہ توشیحِ اسماء الحسنیٰ

خورشید ناظراس دھرتی پر ہمارا فخر ہیں۔انھوں نے گوشہ نشینی میں رہ کر ایسا کام کر دیا ہے اور کر رہے ہیں کہ لوگ اس کی خواہش ہی کر سکتے ہیں۔اُن کی طبیعت میں عجز وانکسار اور سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے لہٰذا شہرت کی پرواہ کیے بغیر اپنے مثبت کام میں مگن ہیں۔اس سے پہلے بھی وہ کئی منفرد اور عمدہ کتب تحریر کر چکے ہیں جن میں بلغ العلیٰ بکمالہٖ، منظوم شرح اسماء الحسنیٰ، حسنت جمیع خصالہٖ، غیر منقوط حمدیہ کلام وللہ الحمد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ان کا لکھا ہوا حج کا سفرنامہ 'ہر قدم روشنی' بھی خاصے کی چیز ہے۔اتنی عمدہ کتابوں کے بعد اب اُن کی ایک اور کتاب 'توشیحِ اسماء الحسنیٰ' کے نام سے آ رہی ہے۔اردو ادب میں حمد پر کام تو ہوا ہے لیکن اتنا نہیں جتنا اس موضوع کا حق تھا۔ خورشید ناظر نے حمد اور نعت پر یکساں توجہ دی ہے۔اللہ کریم اُن

کی اس کوشش کو قبول فرمائیں اور انھیں اجرِ کثیر سے نوازیں۔
خورشید ناظر کی دیگر کتب کی طرح یہ بھی ایک جداگانہ انداز کی کتاب ہے جسے پڑھتے ہوئے اس کتاب کا قاری یقیناً خدا کی محبت سے سرشار ہوگا۔

میری نظر سے اس طرح کی کتاب پہلے نہیں گزری۔ مجھے یقین ہے کہ قاری میری اس گزارش سے اتفاق کریں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ خورشید ناظرؔ کو عمرِ خضر عطا فرمائیں اور اس طرح کی خوبصورت کتب لکھنے میں ان کی مدد فرمائیں۔

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب حسین گیلانی
صدر شعبہ مطالعۂ پاکستان، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

اسماءِ الحسنٰی کو گلہائے عقیدت میں ڈھالنے والے
صوفی شاعر جنابِ خورشید ناظر

جنابِ خورشید ناظر کے نئے حمدیہ شعری مجموعہ کلام ''توشیحِ اسماءالحسنٰی'' کا مسودہ میرے سامنے ہے۔مَیں اِس کے مطالعہ کے بعد انگشت بدنداں ہوں کہ اِس آفاقی اور لافانی شاعری پر بات کہاں سے شروع کروں۔سمجھ نہیں آتا کہ جنابِ خورشید ناظر کی اپنے خالق سے والہانہ محبت کے نتیجہ میں منصہّ شہود پر آنے والی اِس شاعری کو مَیں عارفانہ کہوں، والہانہ یا پھر ایک صاحبِ ایمان شخص کی اپنے رب کی شان میں کی جانے والی ثنا کہوں۔

جنابِ خورشید ناظر کی ماہیّتِ قلب کی واضح تبدیلی کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے وہ معنوی اعتبار سے تصوف کی راہِ پُر پیچ کے مسافر بن چکے ہیں۔تصوف کے حوالے سے مجھے کئی برگزیدہ

بزرگوں کی تصوف کے حوالے سے کی گئی تعریف یاد آتی ہے جو جنابِ خورشید ناظر کی دینی حوالے سے تبدیل ہونے والی فکر پر منطبق ہوتی ہے مثلاً:

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

التصوف ترک کل حظ للنفس

تصوف تمام لذات نفسانی کوترک کردینے کا نام ہے۔

حضرت ابوعلی قزوینی رحم اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے

التصوف هو الاخلاق المرضية

تصوف پسندیدہ اخلاق (کو اختیار کرنے) کا نام ہے۔

ابومحمد جریری رحم اللہ علیہ کا فرمان ہے

التصوف الدخول فی کل خلق سنی
والخروج من کل خلق دنی

تصوف ہر اخلاقِ حمیدہ کو اختیار کرنے اور ہر اخلاقِ رذیلہ (شنیعہ) کوترک کرنے کا نام ہے۔

حضرت کتانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

التصوف خلق فمن زاد علیک فی
الخلق فقد زاد علیک فی الصفا

تصوف اچھے اخلاق کا نام ہے، سو جس کے اخلاق تیرے اخلاق سے زیادہ عمدہ ہیں وہ صفا (تصوف وقلبی صفائی) میں بھی تجھ سے زیادہ ہے۔

تصوف کو عملی طور پر اختیار کرنے والے کا نام صوفی رکھا گیا ہے۔ حضرت شیخ ابوعلی رودباری رحم اللہ علیہ کا رارشاد ہے:

الصوفی من لبس الصوف علی الصفا

واذاق الھوی طعم الجفا ولزم طرق

المصطفی و کانت الدنیا منہ علی القفا

صوفی وہ ہے جو قلب کی صفائی کے ساتھ صوف پوش (سادہ لباس) ہو اور نفسانی خواہشات کو (زہد کی) سختی دیتا ہو اور شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لازم پکڑتا ہو اور دنیا کو پسِ پشت (غیر مقصود) ڈال دیتا ہو۔

ان سب تعریفوں کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تو یہ سب اوصافِ حمیدہ جنابِ خورشید ناظر کی شخصیت اور ان کی گذشتہ کئی سالوں کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ وہ کلھم ایک مختلف شخص کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ ان کا

مطمع نظر اور سلوک کی وہ اختیاری راہ جو یادِ الٰہی اور حبِ نبی ﷺ کی طرف جاتی ہے، یہ بتاتی ہے کہ جنابِ خورشید ناظر کا باطنی صوفی اب شاعری کے ذریعہ اپنے علمی وفکری اسرار کی پرتیں تہہ در تہہ کھول رہا ہے۔ اُن کی شاعری میں جذب و مستی اور وارفتگی کا عنصر اتنا واضح ہو چکا ہے جس طرح ایک روشن دن ہوتا ہے۔

جنابِ خورشید ناظر ایک قادر الکلام شاعر اور اعلیٰ پائے کے نثّار کی حیثیت سے اپنی ایک منفرد شناخت بہت پہلے قائم کر چکے تھے مگر اب ان کا موئے قلم حمدیہ اور نعتیہ شاعری کے میدان میں اپنی جولانی کے چشمے بکھیرتا آگے اور آگے بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ میرے زیرِ مطالعہ شعری مسودہ "توشیحِ اسماء الحسنیٰ" میں اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کو گلہائے عقیدت کی مالا میں پرونے والے شاعر جنابِ خورشید ناظر نے عقیدت میں ڈوب کر یہ شعری کارنامہ انجام دیا ہے۔ وہ اس توشیح میں رموز و عرفان کی بڑی بڑی باتیں اِس رسان اور روانی سے کہہ گئے ہیں کہ قاری کے دل پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہیں۔ جنابِ خورشید ناظر کی گذشتہ تمام حمدیہ و نعتیہ شعری تخلیقات کی جنبشِ قلم ان کی

قادرالکلامی، وسیع مطالعہ اور دینِ اسلام سے ان کے والہانہ لگاؤ کے ساتھ ساتھ ان کی ہمہ جہتی اور تہہ داری کا احاطہ کرتی ہیں۔ آپ کا آنے والا ہر شعری مجموعہ پہلے سے زیادہ متاثر کن ہوتا جارہا ہے۔ وہ اس میدان میں بلا مبالغہ کمال کر رہے ہیں۔ جس موضوع پر بھی قلم اٹھارہے ہیں اس موضوع کے ساتھ انصاف کرتے جاتے ہیں۔

مجھے یہ شدید احساس ہوتا ہے کہ رب العزت کا آپ پرکوئی خاص التفات ہے۔ آپ کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری کی روانی، برجستگی اور کلام کی گہرائی و گیرائی دیکھ کر لگتا ہے گویا شاعری کی دیوی ان کی انگلی پکڑ کر چل رہی ہے۔ ایسے ایسے قوافی اور ردیف کہ پڑھنے والا دنگ رہ جائے۔ جب سے آپ نے اسمائے حسنیٰ اور آقائے دو جہاں ﷺ کے اسمائے مبارکہ کو اپنا موضوعِ سخن بنایا ہے تب سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی نادیدہ روحانی قوت آپ کو علم و عرفان کی طرف لے کر جارہی ہے۔

جنابِ خورشید ناظر کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری اور اب

اسمائے حسنیٰ کی توشیح پڑھ کر یہ احساس شدت کے ساتھ ابھرتا ہے گویا آپ کے ذہنِ رسا سے تخلیق کے سَوتے پھوٹ رہے ہوں۔آپ کا یہ شعری مجموعہ ''توشیح اسماء الحسنٰی'' اتنا پر اثر ہے کہ قاری ایک دفعہ شروع کر دے تو پھر ختم کئے بغیر دم نہیں لیتا۔ یہ کمال صرف شاعر کے حسنِ کلام کا نہیں ہے بلکہ اس میں حسنِ فکر وخیال، مطالعاتی دانش، جذب و مستی اور تخیل کی رعنائی بھی سموئی ہوئی ہے۔اپنے موضوع اور معیار کے لحاظ سے یہ ایک ایسا شعری مجموعہ ہے جو شاعری اور دین کے دلدادہ قارئین کو ان کے ذوق کی تسکین کے ساتھ ساتھ غور وفکر کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔

جنابِ خورشید ناظر اس اعتبار سے ایک خوش قسمت شاعر ہیں کہ انکی کاوشِ قلم کو ڈاکٹر شفیق احمد سمیت کئی ممتاز ادیب و شاعر اور صاحبانِ علم نے بھی نقد وتبصرے کا موضوع بنایا ہے اور اسکے ساتھ انصاف بھی کیا ہے۔

اس عظیم علمی وفکری تخلیق پر جنابِ خورشید ناظر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مجھے صرف امید ہی نہیں بلکہ اس بات کا مکمل یقین بھی ہے کہ یہ شعری مجموعہ ''توشیح اسماء الحسنٰی'' ہمارے

اردو ادب کے حلقوں میں ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ میرے خیال میں جناب خورشید ناظر کے اس شاندار علمی و دینی تخلیقی کام کا حقیقی اعتراف یہی ہوگا۔

زاہد علی خان
صحافی، شاعر، تبصرہ نگار،
مدیر روزنامہ 'اتفاق رائے' بہاول پور
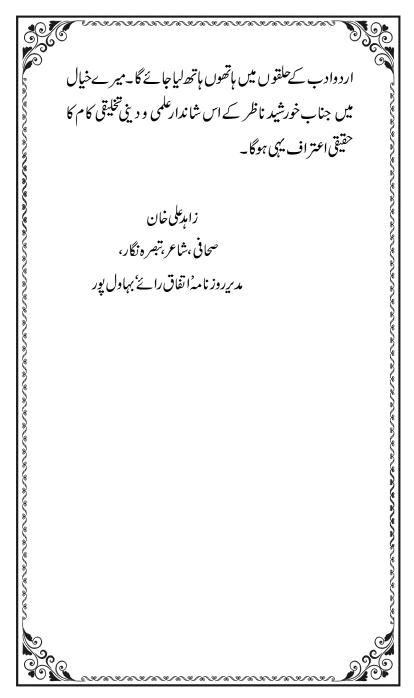
توشیحِ اسماءالحسنٰی-حمد کا ایک اچھوتا انداز

آ ج کا انسان دنیاداری کے جھمیلوں میں اُلجھ کر رہ گیا ہے۔ان جھمیلوں کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ انسان اپنے لیے خود ہی جھمیلے تخلیق کرتا ہے اور پھر ان میں الجھتا چلا جاتا ہے۔اُسے اپنے اُلجھ جانے کا احساس اُس وقت ہوتا ہے جب ان جھمیلوں کا حصار اس قدر مضبوط ہو چکا ہوتا ہے کہ جسے توڑ کر اس سے باہر آنا مشکل ہی نہیں، ناممکن ہوجاتا ہے۔ریشم کا کیڑا بھی اپنے لیے کچھ اسی طرح کا بندوبست کرتا ہے اور پھر یہ ہم آپ سب جانتے ہیں کہ وہ اپنے ہی بندوبست کا شکار ہوجاتا ہے۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اوّل تو ان جھمیلوں کے نزدیک نہیں بھٹکتے اور اگر ان کے قریب آ بھی جائیں تو انہیں خود پر حاوی نہیں ہونے دیتے۔

خورشید ناظر بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک ہیں جو ان جھمیلوں میں الجھنے کی بجائے ان کے حاوی ہونے سے پہلے ہی کمال حوصلہ مندی کے ساتھ اُن سے باہر آ گئے۔ یہ نہیں کہ وہ مالی و دنیاوی منفعت کی خوش رنگی کو دیکھ نہیں پائے۔ اصل قصہ تو یہ ہے کہ وہ اس دنیاوی منفعت کی بوقلمونی کے ناظر ہونے کے بعد اس طرح اس کی مقناطیسیت سے باہر آ گئے کہ پھر اسے خود پر حاوی ہونے کا کبھی موقع نہیں دیا۔ وہ جو کہتے ہیں کہ دانا وہی ہے جو میلے کو اُس وقت چھوڑ کر اپنے گھر چلا آتا ہے جب میلہ پورے جوبن پر ہوتا ہے، خورشید ناظر نے اپنی زندگی کو واقعی اس دانائی سے محروم نہیں ہونے دیا۔

خورشید ناظر کی ادبی تخلیقات سے واقف تمام لوگ میری اس بات کی تائید کریں گے کہ انہوں نے جو کچھ لکھا، مکمل توجہ سے لکھا اور اپنی تحریروں کو مکمل علمی و ادبی پس منظر، زبان کی عمدگی، متعلقہ صنفِ ادب کے اصولوں کی پاسداری، مشاہدے اور مطالعے کی رنگا رنگی اور تحقیق کی پختگی سے سنوارا۔ ان کی شاعری کا مطالعہ واضح کرتا ہے کہ انہوں نے اپنے لیے ایک الگ اسلوب تخلیق کیا ہے۔ اُن کی لفظیات اپنے قاری کو یہ فیصلہ

صادر کرنے میں کسی بحران کا شکار نہیں ہونے دیتی کہ وہ عام
الفاظ کے انوکھے انداز میں استعمال سے اُن کے ایسے پہلو اُجاگر
کرتے ہیں جنہیں اس سے پہلے اُجاگر نہیں کیا جاتا رہا۔ وہ ایک
ایسے شاعر اور ادیب ہیں جو اپنے قاری کو اپنے مطالعے کی سنجیدگی
کا قائل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحریر کی ابتدا ہی سے اُسے باور
کرا دیتے ہیں کہ اُن کا اسلوب عمومی ہر گز نہیں جس کے باعث
اُن کا قاری اُن کے لیے ایک مختلف النوع سنجیدہ رائے قائم
کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ خورشید ناظر کے غیر منقوطہ حمدیہ
مجموعے ''وللہ الحمد'' پر رائے دیتے ہوئے بین الاقوامی شہرت
کے حامل ناقد اور استاد الاساتذہ پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا نے
لکھا ہے۔

''خورشید ناظر روشِ عام پر گامزن ہونے سے احتراز
کرتے ہیں۔ وہ شعرائے ماضی و حال کی تقلید کرنے کی بجائے
اپنا راستہ خود بناتے ہیں:

راہِ خود را از مژہ کاویدہ ای''

خورشید ناظر کی اس وقت تک درسی کتب اور مشترکہ
کتب کے علاوہ ادبی حوالے سے سات کتب شائع ہو چکی ہیں۔

اُن کی جس کتاب کو اُٹھا کر دیکھئے، آپ کو قائل ہونا پڑتا ہے کہ اُن کی ہر کتاب کا موضوع ایسا ہے جس پر اس سے پہلے اوّل تو کسی نے قلم نہیں اُٹھایا اور اگر اٹھایا ہے تو وہ موضوع کے ساتھ انصاف نہیں کر پایا جبکہ خورشید ناظر نے اُسی موضوع کو ایک ایسے الگ انداز سے پیش کیا ہے جس کی انفرادیت کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ اُن کی پہلی کتاب کا موضوع تنقیدی ہے جس میں انہوں نے سرائیکی کے مشہورِ عالم شاعر خورشید عالم یعنی خواجہ غلام فریدؒ کے کلام کا عالمی شہرت کے حامل دس ناقدین کے اعلیٰ شاعری کے سلسلے میں مقرر کیے ہوئے معیارات کے آئینے میں تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ ان دس مغربی ناقدین میں انہوں نے ہومر، افلاطون، ارسطو، لانجائنس، دانتے، فلپ سڈنی، بن جانس، ڈرائیڈن، ورڈز ورتھ اور کولرج کے خیالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ فریدؔ ان ناقدین کے اعلیٰ شاعری کے لیے مقرر کیے گئے معیارات پر کس طرح پورا اترتا ہے۔ یہ کتاب تنقیدی ادب میں اپنی نوعیت کی پہلی اور منفرد کتاب ہے جس پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے انہیں ''صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ'' سے نوازا۔

خورشید ناظر کی دوسری کتاب اُن کا سفر نامۂ حج ہے جسے ''ہر قدم روشنی'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔اس سفر نامے کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے جس نے پڑھا وہ اس کی عظمت اور انفرادیت کا معترف ہوا۔ اس کتاب کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی اور انٹرنیٹ پر اسے عمدہ تبصروں کے ساتھ دیگر ماہرین کے علاوہ ایموزون نے انگریزی ترجمے اور تبصرے کے ساتھ اپنے پروگرام میں قارئین کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہوئے شامل کیا۔

خورشید ناظرؔ کی تیسری کتاب ''فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ'' ہے۔اس کتاب میں خورشید ناظر نے فریدؔ کی کافیوں میں استعمال ہونے والے قوافی کا اس طرح جائزہ لیا ہے کہ اس طرح کا جائزہ اس سے پہلے شاید کوئی پیش نہیں کر سکا اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کام خورشید ناظر ہی کر سکتے تھے۔

میں خورشید ناظر کے فنی سفر کا جب بھی جائزہ لیتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ خورشید ناظر مذکورہ بالا کتب کی تحریر کے بعد اچانک دنیاداری کے جھمیلوں سے اپنا تعلق توڑ کر زندگی کے ایک

اور الگ روشن راستے پر گامزن ہو گئے ہیں۔اس بار انہوں نے ایک ایسے موضوع پر قلم اُٹھایا جو ربِ قدیر اور رسول کریمؐ کی منظوری کے بغیر کسی کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔ خورشید ناظر نے اس بار ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل منظوم سیرتِ پاک ﷺ لکھی جسے بلغ العلےٰ بکمالہٖ کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس کتاب کے سارے ابواب اور سینکڑوں ذیلی عنوانات بھی مصرعوں کی شکل میں سامنے آئے۔ یہ کتاب تحقیقی، تاریخی اور دیگر ان گنت فنی خصوصیات کو اپنے وسیع دامن میں سمیٹے موضوع کے ہر تقاضے کو پورا کرتے ہوئے اپنے قارئین کو حیرت انگیز مسرت اور ترفع سے ہمکنار کرتی ہے۔اس کتاب کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منظوم شرح پر مشتمل دو کتابیں ''شرح اسماء الحسنیٰ اور حسنت جمیع خصالہٖ'' کے نام سے اہلِ دل، اہلِ علم اور اہلِ ادب کے لیے مکمل کیں جنہوں نے فن کا شعور رکھنے والے ہر قاری کو بے حد متاثر کیا۔اُن کی آخر میں شائع ہونے والی کتاب نے تو علم و ادب کا شعور رکھنے والے ہر شخص کو چونکا دیا۔ یہ کتاب ''وللہ الحمد'' کے نام سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب تقریباً گیارہ سو اشعار پر

مشتمل ہے جو سب کے سب غیر منقوط ہیں۔ اس کتاب میں مثنوی کی ہیئت میں سات سو چھیاسی اشعار پر مشتمل ایک حمدیہ طویل نظم، ایک اور طویل نظم اور غزل کی ہیئت میں کہی گئی اکتالیس محامد شامل ہیں۔ اس کتاب کو اردو ادب کی تاریخ میں غیر منقوط شاعری کی سب سے ضخیم کتاب قرار دیا جارہا ہے۔

خورشید ناظر کے علمی اور ادبی کارناموں کا یہ مختصر احوال میں نے آپ کو اس گوشہ نشین ادیب و شاعر کی مسلسل محنت کے ثمرات سے آگاہ کرنے کے لیے لکھا ہے۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ اب خورشید ناظر کی ایک اور اچھوتی کتاب منظر عام پر آرہی ہے جسے وہ ''توشیحِ اسماء الحسنٰی کے نام سے شائع کررہے ہیں۔

خورشید ناظر نے اس کتاب میں پہلی بات کے عنوان سے شائع ہونے والے دیباچے میں لفظ توشیح کی وضاحت کردی ہے اور واضح کیا ہے کہ یہ شاعری کی ایک نہایت خوبصورت صنعت ہے جسے شعراء نے اپنی شاعری میں خال خال استعمال کیا ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس صنعت کو شعراء نے دنیاوی شخصیات کے اوصاف اجاگر کرنے کے لیے استعمال کیا

ہے لیکن خورشید ناظر کے ممدوح خالقِ کون و مکاں، رحیم و کریم اللہ پاک ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں اس صنعتِ شعری کے ذریعہ اللہ کریم کے حضور اپنا بے مثال نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ خورشید ناظر کے دوسرے کاموں کی طرح یہ کام بھی اپنی مثال آپ ہے جو یقیناً اپنے قارئین کے لیے ایک عمدہ تحفے کا درجہ رکھتا ہے۔

کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے شاعر کی فنِ شاعری پر دسترس اپنے قاری کو بہت متاثر ہوتی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہر اسمِ پاک پر اپنی بے پایاں محبت کو نچھاور کیا ہے اور کیف و سرور کے اس عالم میں فنی محاسن اور ہیئت کی بوقلمونی کو بڑی محنت، عقیدت اور ماہرانہ چابکدستی سے ہر اسمِ پاک کے حسن کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مختلف پاک اسماء حروف کی مختلف تعداد کے حامل ہیں۔ اس لیے خورشید ناظر نے انہیں توشیح کے قالب میں ڈھالنے کے لیے کہیں تو پہلے سے رائج اصنافِ شاعری کو استعمال کیا ہے اور کہیں اُن کے لیے الگ ہیئت کے استعمال سے اُن کے حسن کو اجاگر کیا ہے۔ ہیئت کوئی بھی ہو،

اُنھوں نے اپنے قاری کے دل کو اپنی عقیدت کے رنگ اور کیف وسرور میں ڈوبی ہوئی روشنی سے منور اور حقیقی محبت کی خوشبو سے معطر کیا ہے مثلاً پانچ حروف پر مشتمل اسمِ پاک ''قیّوم'' کے لیے انہوں نے ایک انوکھی ہیئت ایجاد کی ہے۔ان پانچ مصرعوں سے جھلکنے والی روشنی اور ان میں مہکنے والی خوشبو کو محسوس کیجئے۔

قاضی ، قیوم ، قائم و قاہر
یہ تری ذات ہی کی قدرت ہے
یکساں جاری تری حکومت ہے
واعی ہے تُو ، یہ تیری رحمت ہے
مثل تیری کہاں کوئی ماہر

ان پانچ مصرعوں میں پہلا اور پانچواں مصرعہ اور پھر دوسرا، تیسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ و ہم ردیف ہے۔ پہلے مصرعے میں اللہ تعالیٰ کے چار اسماء کا ذکر ہے اور چاروں اسماء حرف ق سے شروع ہوتے ہیں،کوئی مصرعہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بیان موجود نہ ہو۔

پانچ ہی حروف سے مکمل ہونے والے اسمِ پاک ''برہان'' پر کہے ہوئے مصرعے دیکھئے۔شاعر نے کس مہارت

سے ان کے لیے ایک نئی ہیئت ایجاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اوصاف کو صنعتِ توشیح کے آئینے میں اجاگر کیا ہے۔ یہ کام ایک ایسا انسان ہی کر سکتا ہے جو حب اللہ سے سرشار اور فن کارانہ مہارت سے بہر لحاظ ہم کنار ہو۔

بے بہا ہیں دلیلیں اُس کے پاس
رہنما سچا اور کھرا مولا
ہر گھڑی اُس کی مہر و رحمت سے
اس جہاں میں ہے امن کا چرچا
نام اُس کا ہر ایک ہے پیارا

ان پانچ مصرعوں میں خورشید ناظر نے کمال مہارت کے ساتھ دوسرے، چوتھے اور پانچویں مصرعوں کو قوافی کے دائرے میں لاکر پہلے اور تیسرے مصرعوں کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان مصرعوں کا قاری ان کو پڑھتے ہوئے بہر طور ترفع سے ہمکنار ہوگا۔

چار مصرعوں پر مشتمل اسمِ پاک ''حافظ'' کے لیے خورشید ناظر نے یہ چار مصرعے کہے ہیں۔

حاصر و حافظ و خفی تُو ہے
انتہائی کریم تیری ذات
فیض جاری ترا ہے ہر لمحے
ظلم سے پاک تیری ہر اِک بات

ان چاروں مصرعوں میں اللہ کریم کی عظمت کا بیان نہایت سلیقے اور عقیدت سے کیا گیا ہے اور پہلا مصرعہ اس لحاظ سے قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے اسماء کو اس مصرعے میں استعمال کیا گیا ہے جو حرف 'ح' سے شروع ہوتے ہیں۔

آپ کتاب کا مطالعہ کرتے جائیں، آپ کو معلوم ہوگا کہ خورشید ناظر نے کمال محبت کے ساتھ یکساں حروف کے حامل اسم پاک کو بوقلمونی کی توشیح میں پرو دیا ہے جس سے اس کتاب کا قاری حیرت، مسرت اور عقیدت انگیز تنوع سے لطف اندوز ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخر میں یہ تین مصرعے بھی دیکھئے جنہیں خورشید ناظر نے اللہ تعالیٰ کے پاک نام ''ولی'' کی توشیح کے ذیل میں کہا ہے۔

والئی ملک و مال ہے اللہ
لامکاں ، لازوال ہے اللہ
یاوری میں کمال ہے اللہ

خورشید ناظر کی اس تازہ کاوش کا اگر دیانت داری سے جائزہ لیا جائے تو اس کتاب سے کئی گنا زیادہ ضخیم کتاب باآسانی معرضِ وجود میں آ سکتی ہے۔اس کتاب کا ہر مصرع اور ہر صفحہ حب اللہ کے کئی ایسے دریچے کھولتا ہے جن سے جھلکنے والی روشنی سے ذہن و دل منور اور ان سے حاصل ہونے والی خوشبو سے مشامِ جان یقیناً معطر ہو جاتا ہے لیکن اس کے لیے قاری کا حب اللہ کا متلاشی ہونا ضروری ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر نعیم نبی
شعبۂ اردو، مصنف، کالم نگار،، مرتب، ناقد

خصوصی تاثرات

توشیحِ اسماءِ الحسنٰی-گلِ تازہ مہک اُٹھا چمن میں
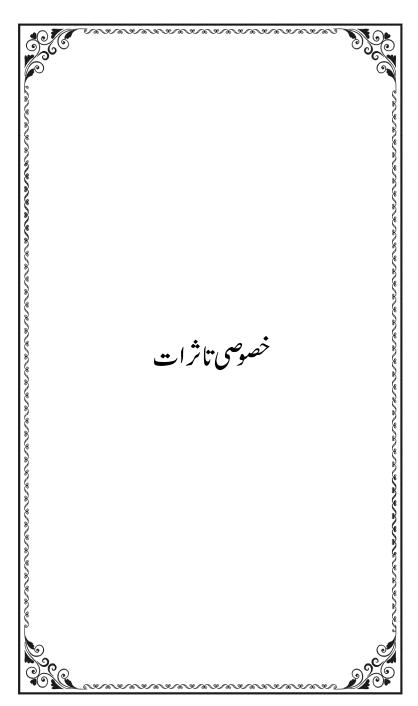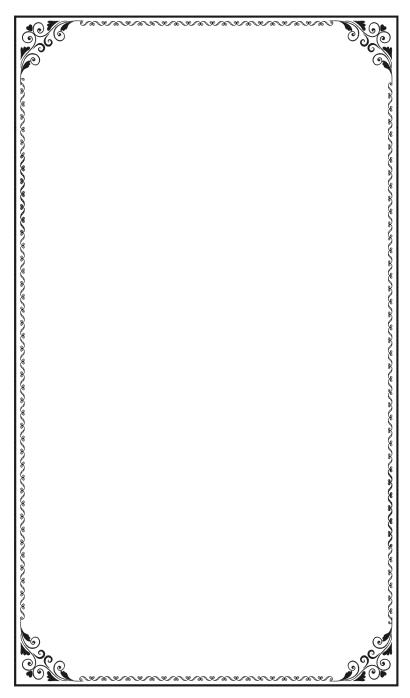
یہ کل ہی کی بات ہے کہ میں نے خورشید ناظر کی کتاب کے بارے میں اپنے تاثرات لکھے جنھیں انہوں نے نہایت محبت اور احترام کے ساتھ ادبی تاریخ کے ایک لحاظ سے اہم ترین اور انوکھے غیر منقوط حمدیہ مجموعے ''وللہ الحمد'' میں شائع کیا۔اس سے پہلے میں اُن کی دو اور بے مثال کتب کے سلسلے میں اپنے دلی جذبات کا تحریری طور پر اظہار کر چکا ہوں اور وہ کتب ہیں ''شرح اسماءالحسنٰی''اور''حسنت جمیع خصالہٖ''-پہلی کتاب اللہ تعالیٰ کے ۱۵۴پاک ناموں اور دوسری کتاب حضرت محمدؐ کے ۱۱۰۵اسمائے جلیلہ کی منظوم شرح ہے۔میں نے ان دونوں کتب اور وللہ الحمد کے بارے میں لکھا تھا کہ یہ کتب اشعارِ محمود پر مشتمل اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے اظہارِ محبت کے منفرد انداز کی حامل کتب ہیں جن کی سطح کی کتب آج تک مجھ سمیت کسی بھی قاری کی نظروں

سے نہیں گزری ہوں گی۔ عجیب بات یہ ہے کہ ذہن کو ابھی اُن کی ایک کتاب کی خوشبو مہکا رہی ہوتی ہے کہ ایک الگ خوشبو لیے نئی کتاب ہمارے دل و دماغ کو مہکانے کے لیے منظر عام پر آ جاتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ خورشید ناظر نے اسی مبارک ترین موضوع پر دو اور کتب بھی مکمل کر لی ہیں۔ میں اشعار کے اس وفور کو خورشید ناظر پر اللہ اور اُن کے رسولِ کریم ﷺ کی رحمت نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُن کا سینہ محبتِ خدا اور رسولؐ سے لبریز ہے، وہ قلم اُٹھاتے ہیں اور محبت کے اس مہکتے ہوئے دریا سے اشعار زیبِ قرطاس کرتے چلے جاتے ہیں۔ میری اس رائے سے سبھی اتفاق کریں گے کہ اردو کے شعری ادب میں اس مقدس موضوع پر اس سے پہلے اس روانی سے کسی اور شاعر کی تخلیقات سامنے نہیں آ سکیں۔ مجھے کہنے دیجیے کہ یہ خورشید ناظر پر اللہ کی خصوصی عنایت اور رسولِ اُمی ﷺ کی بے بہا شفقت ہے جسے موصوف دیانت داری کے ساتھ اشعارِ محمود کی شکل میں ہم سب تک پہنچا رہے ہیں۔

خورشید ناظر کی نئی کتاب ''توشیحِ اسماء الحسنیٰ'' کے نام سے اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔ یہ کتاب اللہ کریم کے ۱۵۴

اسمائے پاک سے محبت کے اظہار کا ایک منفرد انداز لیے ہوئے اپنے قارئین کو محبت باری تعالیٰ سے سرشار کرے گی۔ میں کوئی نقاد نہیں اور نہ ہی میں فن پارے کا اُس طرح جائزہ لیتا ہوں جس طرح اہلِ ادب لیتے ہیں، میں تو فن پارے کو حب اللہ اور حبِ رسول ﷺ کی کسوٹی پر پرکھتا ہوں۔ میں جب اس انتہائی سچی اور کھری کسوٹی پر خورشید ناظر کی تخلیقات کو پرکھتا ہوں تو ایک ایسی خوشی سے ہمکنار ہوتا ہوں جو کسی اور عمدہ سے عمدہ تحریر کو پڑھنے سے کبھی حاصل نہیں ہوتی۔ اُن کی یہ تازہ تصنیف بھی حب اللہ کی کسوٹی پر بہر انداز کھری ثابت ہوئی ہے۔

میری خواہش اور دلی دعا ہے کہ خورشید ناظر نے جس سفر کو اپنی زندگی کا وظیفہ بنایا ہے، وہ اسے تادم آخر اختیار کیے رکھیں۔ میری یہ بھی دعا ہے کہ اُن کا یہ سفر اور اُن کی زندگی طویل عرصے تک جاری رہے تا کہ ہم حب اللہ اور حبِ رسول ﷺ سے مہکتے ہوئے لفظوں کے پھولوں سے اپنی زندگی کو مہکاتے رہیں۔ آمین۔

سید محمد نسیم جعفری

ممتاز ماہرِ تعلیم، چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز الپائنا ایجوکیشن سسٹم
، لائف ممبر ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ کونسل فار ایشیا اینڈ مڈل ایسٹ

خورشید ناظر کی دیگر کتب

- کلامِ فرید اور مغرب کے تنقیدی رویّے (تنقید)
  (صد سالہ خواجہ فرید ایوارڈ یافتہ)
- ہر قدم روشنی (سفرنامہ حج)
- خواجہ فرید کی کافیوں میں قوافی کا فنی جائزہ (تنقید)
- بلغ العلیٰ بکمالہٖ (ساڑھے سات ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل منظوم سیرت پاک ﷺ)
- منظوم "شرح اسماءِ الحسنیٰ" (دو ہزار ایک سو اشعار)
- حسنت جمیع خصالہٖ (حضرت محمد ﷺ کے پاک ناموں کی منفرد منظوم شرح)
- وللہ الحمد (حمدیہ کلام جس کے کسی لفظ پر کوئی نقطہ نہیں)
- زیرِ ترتیب: نعتیہ مجموعہ اور شعری مجموعہ
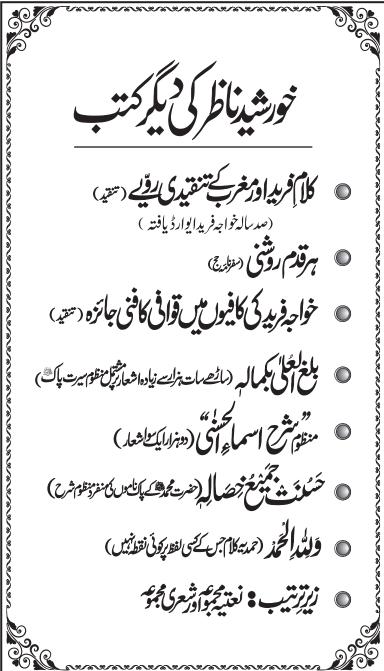
پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد

حروف والفاظ اور انھیں برتنے کا سلیقہ اللہ کی دَین ہے۔ حروف والفاظ کی تعداد اور سلیقے دونوں کی بات کی جائے تو خورشید ناظر مقدار و معیار دونوں حوالوں سے بہترین ادیب وشاعر ہیں۔ خورشید ناظر کے پاس شعر کہنے کی جو مشین موجود ہے، وہ نفیس ہے، بے عیب، متحرک اور زود نویس ہے۔ صنعتِ توشیح کوئی آسان صنعت نہیں لیکن خورشید ناظر شعری حُسن کو برقرار رکھتے ہوئے اس صنعت سے بخیر وخوبی گزر گئے ہیں۔

پروفیسر محمد لطیف

خورشید ناظر اب تک پانچ شعری تخلیقات پیش کر چکے ہیں اور ہر تخلیق اپنی جگہ شاہ کار ہے۔ ان سب میں مواد کی جدت بھی ہے، مضامین کی وسعت و جامعیت بھی اور صنعت گری بھی۔ سب کتب شاعر کی قادر الکلامی اور انفرادیت کا مظہر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اب خورشید ناظر نہ صرف ایک باکمال متخصّص کا درجہ حاصل کر چکے ہیں بلکہ اس لحاظ سے انھیں ایک تاریخی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔

سید محمد نسیم جعفری

میں اشعار کے اس وفور کو خورشید ناظر پر اللہ اور اُن کے رسول کریم ﷺ کی رحمت نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُن کا سینہ محبتِ خدا اور رسول ﷺ سے لبریز ہے، وہ قلم اُٹھاتے ہیں اور محبت کے اس مہکتے ہوئے دریا سے اشعار زیبِ قرطاس کرتے چلے جاتے ہیں۔ میری اِس رائے سے سبھی اتفاق کریں گے کہ اردو کے شعری ادب میں اس مقدس موضوع پر اس سے پہلے اس روانی سے کسی اور شاعر کی تخلیقات سامنے نہیں آ سکیں۔